صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 28 ستمبر 2010ء بمطابق 18 شوال 1431 ہجری چھ بجکر اٹھائیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

لَقَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُولٌ مِّنۡ أَنفُسِكُمۡ عَزِيزٌ عَلَيۡهِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِيصٌ عَلَيۡكُم بِٱلۡمُؤۡمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ O فَإِن تَوَلَّوۡاْ فَقُلۡ حَسۡبِيَ ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَهُوَ رَبُّ ٱلۡعَرۡشِ ٱلۡعَظِيمِ۔

(ترجمہ): اے لوگو تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس (بشر) سے ہیں جن کو تمہاری مضرت کی بات نہایت گراں گزرتی ہے جو تمہارے منفعت کے بڑے خواہشمند رہتے ہیں (یہ حالت تو سب کے ساتھ ہے بالخصوص) ایمانداروں کے ساتھ بڑے ہی شفیق (اور) مہربان ہیں۔ پھر اگر یہ روگردانی کریں تو آپ کہہ دیجیئے (میرا کیا نقصان ہے) کہ میرے لئے (تو) اللہ تعالیٰ (حافظ و ناصر) کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود ہونے کے لائق نہیں میں نے اسی پر بھروسہ کر لیا اور وہ بڑے بھاری عرش کا مالک ہے۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جناب وجیہہ الزمان خان نے 27 ستمبر 2010ء تا 01 اکتوبر 2010ء کیلئے چھٹی کی درخواست ارسال کی ہے تو Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted. The honorable Minister for Law-----

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! میں ایک بات کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: آج خالی Legislation ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! ایک اہم مسئلہ ہے، یہ بارڈر کے بارے میں دو منٹ بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے کہا دو منٹ کیلئے روکتے ہیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! میں اپنے آپ کو آج بالکل دو منٹ روکونگا۔ جناب سپیکر، آپ کی بڑی مہربانی کہ آپ نے مجھے یہاں بات کرنے کی اجازت دی ہے۔

جناب سپیکر: ان سے بھی پتہ کریں، وہ کہتے ہیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: میں سمجھتا ہوں کہ میں ان کی بات سے-----

جناب سپیکر: نہیں، ان سے بھی پتہ کریں۔

جناب محمد جاوید عباسی: ان سے بھی پتہ کرتا ہوں۔ جناب سپیکر،-----

Mr. Speaker: Today is only for legislation.

جناب محمد جاوید عباسی: جی جناب سپیکر، یہ Legislation بہت ضروری ہے، ہونا چاہیئے اور ہم دو منٹ سے زیادہ اس پر بات نہیں کریں گے۔ یقیناً یہ Legislation اسلئے نہیں ہونا چاہیئے کہ یہ ہماری قوم کی پوری-----

جناب سپیکر: دا به څه کوؤ؟ مونږ به څنګه دا سسټم چلوؤ؟

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ کس طرح ہم چلائیں گے کہ اس دن ہم نے Specific آج کا دن اس کیلئے رکھا ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: سر! دو منٹ دیں نا۔
جناب سپیکر: نہیں دو منٹ، مجھے پتہ ہے ناسب دو دو منٹ مانگ رہے ہیں، ایک آپ تو نہیں ہیں نا۔
جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! بہت ضروری بات ہے کہ یہ ہاؤس اس کے بارے میں انکوائری کرے اور وفاقی حکومت سے۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: نہیں، It's not only you, it is 124 توسب۔۔۔۔۔
بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): میرے خیال میں جی اس کے اوپر کل اتفاق ہوا تھا اور تمام اسمبلی نے یہ رائے دی تھی کہ آج کا کام صرف Legislation کے حوالے سے ہو گا۔
جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! یہ Legislation سے زیادہ اہم بات ہے۔ یہ بار بار بارڈر کی خلاف ورزی ہو رہی ہے، اس پر بات کرنا بہت ضروری ہے۔ جناب سپیکر، یہ Legislation سے کئی زیادہ ضروری بات ہے جو آپ کے اور اس ہاؤس کے سامنے ہم نے رکھنی ہے۔ جناب سپیکر،۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: چلیں لیکن Only۔۔۔۔۔
Mr. Muhammad Javed Abbassi: Only two minutes Janabe Speaker.
جناب سپیکر: اس سے آگے نہیں بڑھیں گے۔
جناب محمد جاوید عباسی: جی۔
جناب سپیکر: دو منٹ کے بعد ان کا مائیک آف کریں۔
جناب محمد جاوید عباسی: ٹھیک ہے۔ جناب سپیکر، آپ کی مہربانی۔ ہمارے اوپر ایسا ظلم مت کیجئے گا، وہ فراخدلی جو ہم سب کو نظر آتی تھی الحمد للہ وہ آپ کو آنی چاہیئے۔
جناب سپیکر: بس اب ایک ساتھ شروع کریں نا۔
جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، یہ معاملہ میں نے کل اٹھانا تھا لیکن میں کل آ نہیں سکا۔ بہت دکھ اور افسوس کی بات ہے، یقیناً یہ Legislation بہت ضروری ہے لیکن یہ اس سے بھی Important بات ہے۔ جناب سپیکر! آپ ذرا مسکرائیں تو بات کریں تاکہ آپ کا دل ذرا، میں چاہتا ہوں کہ اس میں آئے۔ جناب سپیکر، ابھی کیری لوگر بل آیا تھا اور اس کا جو آرکیٹیکٹ تھا سینیٹر جان کیری، اس نے ابھی کچھ دن پہلے کہا ہے کہ سوات کے آئی ڈی پیز کیلئے ہم نے 162 ملین ڈالرز تو دیئے تھے لیکن سوات کے آئی ڈی پیز کو آج تک وہ نہیں پہنچے۔ جناب سپیکر، یہ کتنی بڑے ظلم کی بات ہے، کتنی بڑے افسوس کی بات ہے کہ آج سے کئی مہینوں پہلے اس اسمبلی میں ڈسکس ہوتا رہا، ہم اس کی مخالفت بھی کرتے رہے۔ جناب سپیکر، وہ اٹھائیس

لاکھ آئی ڈی پیز جنہوں نے آج اپنے گھر بار، اپنی زمینیں اور جائیدادیں اس ملک اور اس صوبے کے مفاد کیلئے چھوڑ دیئے تھے، آج ان کیساتھ کتنی بڑی زیادتی ہے کہ ان کا آیا ہوا پیسہ، اگر یہ پیسہ صوبائی حکومت نے نہیں دیا تو ہمیں بتایا جائے، یہ ہمارے جرم دار ہونگے، اگر یہ پیسہ فیڈرل گورنمنٹ نے آئی ڈی پیز کو ٹرانسفر نہیں کیا، جناب سپیکر، آج ایک لاکھ آدمی۔۔۔۔۔

جناب وقار احمد خان: جناب سپیکر! میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب محمد جاوید عباسی: آپ تشریف رکھیں، آپ کو بھی موقع ملے گا۔ یہ آئی ڈی پیز کا معاملہ ہے، یہ سوات کے لوگوں کا معاملہ ہے لہذا جناب سپیکر، ہمیں پتہ چلنا چاہیئے کہ وہ ایک۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! وہ۔۔۔۔۔

جناب رحمت علی: آپ کے علم میں نہیں ہے، آپ ویسے بات کر رہے ہیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: آپ کے علم میں نہیں ہے، سینیٹر جان کیری کی رپورٹ پڑھیں۔ سینیٹر جان کیری کی۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب محمد جاوید عباسی: آپ بات سنیں، اخبارات میں جو آیا ہوا ہے، اتنا بڑا پیسہ۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب محمد جاوید عباسی: ہم آپ کی حق میں بات کرتے ہیں۔ یہ پیسہ، جان کیری کہتا ہے، یہ کہتا ہے کہ ہمیں پتہ نہیں ہے، اتنا بڑا ظلم ہے کہ 162 ملین ڈالر جو کیری لوگر بل میں سوات کے آئی ڈی پیز کیلئے بھیجا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس جی، دو منٹ آپ کے ختم ہو گئے۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ سارے بیٹھ جائیں جی، بیٹھ جائیں۔ انہوں نے دو منٹ مانگے تھے، دو منٹ ان کے ہو گئے۔ دوسری بات۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، سارے بیٹھ جائیں۔آپ بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں۔ بات ایسی ہے جاوید عباسی صاحب،آپ کوJurisdictionکاپتہ ہے،یہ ہماریJurisdiction میں نہیں آتا۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ سب بیٹھ جائیں۔

(شور)

Mr. Speaker: The honorable Minister for law…

جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محاصل): دا خبره شوے ده جی، لږ غوندے د دے Clarification غواړم جی۔ دا خبره په هاؤس کښے اوشوه جی-----

جناب سپیکر:یہ ہماریJurisdiction میں نہیں آتا،اس نے بول دیابس بول دیا، بات ختم ہو گئی۔

(شور)

وزیر آبکاری و محاصل: جناب سپیکر! په دے باندے زۀ یوه خبره کول غواړم-----

جناب سپیکر: په دے باندے تول بیا پاخی۔

(شور)

وزیر آبکاری و محاصل: جناب سپیکر! زۀ پرے یوه خبره کول غواړم-----

(قطع کلامیاں/شور)

جناب سپیکر: نه لیاقت خان، ګورئ ستاسو هاؤس دے خو تاسو Legislation نه غواړئ-----

وزیر آبکاری و محاصل: غواړو جی۔

جناب سپیکر: نا دا ماحول خامخا خرابول غواړئ۔

وزیر آبکاری و محاصل: نه جی، نه خرابوؤ جی۔

جناب سپیکر: دا څه سړی توب دے ؟ لږ په آرام کښینئ، دا پارلیمنټرینز دی ؟

وزیر آبکاری و محاصل: ما له لږه موقع راکړئ جی۔

جناب سپیکر: یو له هم نه ورکوم، بس کښینئ جی۔ لاء منسټر صاحب-----

(شور)

جناب سپیکر: بیٹھ جائیں کسی کو نہیں دونگا۔ یہ ہماری Jurisdiction میں نہیں آتا، میں نے جواب دے دیا۔ جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: عباسی صاحب کی مہربانی سے یہ ماحول۔۔۔۔

Mr. Speaker: The honorable Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Provincial Ombudsman Bill, 2010 may be taken into consideration at once.

(شور)

جناب سپیکر: مفتی صاحب! تاسو ګورئ معزز خلق يئ، يره بس کښينئ کنه، زۀ درته وايم کنه۔

Minister for Law: I would like to request this august House to consider the Khyber Pakhtunkhwa Provincial Ombudsman Bill, 2010.

مفتی کفایت اللہ: جناب سپيکر! ما له لږه موقع راکړئ، ډيره مهرباني به وی۔

جناب سپیکر: ګورئ يوے هفتے له به ئے زۀ Adjourn کړمه، دے ته ما جوړوئ۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر! مجھے تھوڑا سا۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه، يو منټ هم نه جی، کښينئ۔ جی بسم اللہ۔

وزیر قانون: يره جی داسے ده، داسے ماحول چه روان وی نو په ديکښے خو، يو خو اول دا پوهه کول غواړی، بڑے افسوس کی بات ہے کہ پہلے لوگ یہ کہتے ہیں کہ Legislation Important نہیں ہے،اس سے Burning ایشوز ہیں اور جب ایشوز۔۔۔۔۔

(قطع کلامی / شور)

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! جب ہمیں خامیاں نظر آتی ہیں تو ہم۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر آبکاری و محاصل: دوئ ته د خاميانو پته نه لګيده، دا دوه کاله پس دوئ ته د خاميانو پته اولګيده؟ يو خوا خو جی دوئ د امريکه مرده باد نعرے لګوی، بل خوا يو امريکن Statement ورکړو نو دوئ اوس هغه نيولے دے چه هغوی ګنی رشتيا وائی او نور ټول دروغ وائی۔

جناب سپیکر: چا ته اوس څه وایئ، دا یو خو-----

(شور)

جناب سپیکر: بات سنیں جی، یہ-----

(شور)

جناب سپیکر: آپ سب بیٹھ جائیں جی، سب بیٹھ جائیں۔ یہ غلطی ہوگئی کہ میں نے ان کو ٹائم دیا ورنہ پراپر موشن کیساتھ، جو بھی آج کے بعد پراپر موشن کیساتھ نہیں آئیگا، اس طرح مچھلی بازار میں بننے نہیں دونگا، It's final-----

(شور)

جناب سپیکر: بس بات ختم ہوگئی، آپ بیٹھ جائیں۔ آپ تھوڑا سا اپنے رولز کو دیکھیں، اپنی کتابوں کو دیکھیں۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں جی۔

(شور)

جناب سپیکر: بس لګیا اوسئ کنه، ټول لګیا اوسئ۔

(شور)

جناب سپیکر: نہیں، سب اکٹھے بولیں نا، سب اکٹھے بولیں۔ سب بولیں، آپ کو طریقہ تو نہیں آتا، بولیں، بولیں، سارے بولیں۔

(شور)

جناب سپیکر: نہیں، نہیں، سارے بولیں، سارے۔

(قطع کلامیاں)

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر! تھوڑا موقع دے دیں۔

جناب سپیکر: یو له هم نه، بس په آرام کښېنه، ستا Amendments دی۔

(شور)

مفتی کفایت اللہ: نیټو افواج پرون خلاف ورزی کړې ده، د هغې په باره کښې-----

جناب سپیکر: هغه هغوی کړے دہ جی پرون۔

(شور)

مفتی کفایت اللہ: یو منټ، نه جی، پچاس سیکنډ جی، پچاس سیکنډ۔

(شور)

جناب سپیکر: دا سے دہ جی-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: نه، تاسو پخپله هغه بله ورځ فیصله کړے دہ چه نن به Legislation کوؤ-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: ایجنډا چه ختمه شی، بیا کوؤ کنه، بیا دوه گهنټے لگیا اوسه، After agenda, after agenda.

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر! لږ زما-----

(شور)

جناب سپیکر: هغه خو ډیره بده خبره دہ۔

مفتی کفایت اللہ: سوال درته کوم، خیرات درنه غواړم۔

جناب سپیکر: نا دا نور به څه وائی؟

مفتی کفایت اللہ: خیرات راکړئ جی۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! په سر سترگو چه دا ایجنډا ختمه شی۔

(شور)

جناب شاہ حسین خان: تاسو به خفه شئ جی۔

جناب سپیکر: زۀ چرے هم نه خفه کیږم، هغه خو ټول لگیا دی۔

(شور)

جناب شاہ حسین خان: صرف مفتی صاحب له موقع ورکړئ۔

جناب سپیکر: صرف مفتی صاحب؟ بنه ٹھیک شوہ۔

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب، زۂ شکریہ ادا کوم۔

جناب سپیکر: سب کا اتفاق ہو گیا ہے مفتی صاحب پر لیکن دو منٹ سے زیادہ نہیں۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اپنے ممبران سکندر خان شیر پاؤ، قلندر لودھی صاحب، محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی اور جناب جاوید عباسی صاحب، ہم ایک مشترکہ بات کرتے ہیں بلکہ میں نام لونگا، رحیم داد خان اگر ہیں، عبدالاکبر خان ہیں یا بشیر بلور ہیں تو ان کی بھی ایک مشترکہ بات ہے اور وہ یہ ہے کہ کل ملک کے وقار کے خلاف ایک بات ہوئی ہے، نیٹو کی افواج جن کا مینڈیٹ یہ ہے کہ وہ افغانستان میں حملہ کر سکتے ہیں اور وہ پاکستان کے حدود میں حملہ نہیں کر سکتے، ایک انتہائی افسوس کا دن ہے کہ کل انہوں نے پاکستان کے علاقے پر حملہ کیا ہے اور جب ایساف سے پوچھا گیا ہے کہ آپ نے یہ حملہ کیوں کیا؟ تو انہوں نے یہ جواب دے کر ہمارے ساتھ مذاق کیا ہے کہ ہم نے یہ حملہ اسلئے کیا ہے کہ جو لوگ ہم پر حملہ آور تھے تو وہ بھاگ رہے تھے اور ہم نے آکر پاکستان کی حدود کے اندر ان پر حملہ کر دیا۔ جناب سپیکر، یہ بہت شرم کی بات ہے۔ یہ جو حکومتیں ہیں تو ان کی تمام حدود متعین اور معین ہیں، اگر اسی طرح ہماری قومی خود مختاری اور آزادی کا مذاق اڑایا جاتا رہا تو پھر کیوں ہمیں ایک فرنٹ لائن سٹیٹ کہا جاتا ہے اور کیوں ہمیں اتحادی کہا جاتا ہے؟ ایک تو ہم خون دیں اور پھر یہ ایسا کریں کہ ہمارا مذاق اڑائیں؟ میں پورے ایوان کی طرف سے اس واقعہ کی مذمت کرتا ہوں اور آپ سے اجازت چاہتا ہوں (تالیاں) اور میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں کہ ہمیں ایک مشترکہ قرارداد لانے کی اجازت دے دیں کیونکہ اس پر پورا ملک ناراض ہے اور یہ کہ ہمارے صوبہ سرحد کے عوام ناراض ہیں۔ یہ اسمبلی عوام کا جرگہ ہے اور عوام یہ چاہتے ہیں کہ امریکہ کے خلاف ہم اپنے غم و غصے کا اظہار کریں۔ آج ہمارے خارجہ کا دفتر بھی یہ بول رہا ہے، آج ہماری پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ بھی یہی بول رہی ہے، مرکز میں اپوزیشن بھی یہی بول رہی ہے اور جب ایک متفقہ بات ہے تو کیوں نہ ہم ایک متفقہ قرارداد لائیں؟ میں آپ سے یہ التماس کرونگا کہ ایک متفقہ قرارداد کی اجازت دے دی جائے تاکہ اس پر بات کر سکیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، آپ سارے پارٹی لیڈرز آپس میں بیٹھ جائیں جو بھی آپ کا فیصلہ ہے۔

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): جناب سپیکر! مجھے بھی چند باتیں کرنے کی اجازت دے دی جائے۔

جناب سپیکر: آپ کی تو Legislation خراب ہو رہی ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے اگر خواہ مخواہ۔۔۔۔

وزیرماحولیات: هغوی د طرف نه خبرے شوے دی او د هغوی جواب ضروری دے۔

جناب سپیکر: نه خو د ټولو دا خبره شی نو دا د Legislation ټائم خرابیږی۔

وزیرماحولیات: جناب سپیکر! د یو دوه خبرو وضاحت ضروری دے چه هغوی وائی چه هغه پیسے راغلے دی۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا لاء منسټر ته وایمه۔ جی۔

وزیرماحولیات: جناب سپیکر، بات اس طرح ہے کہ انہوں نے کہا کہ کیری لوگر بل کے تحت جو امداد آئی ہے تو یہاں پہ اس کا پتہ نہیں چل رہا ہے، تو ابھی تک کیری لوگر بل کے جو پیسے ہیں تو اس پہ ہماری صوبائی اسمبلی کا جھگڑا چل رہا ہے کہ یہ پیسے صوبے کو ملنے چاہئیں۔ مرکز کے ساتھ ہمارا جو جھگڑا ہے تو وہ اس بات پہ ہے کہ اس میں صوبے کا جو 80% تھا تو اس کے مطابق ہم کہہ رہے ہیں کہ یہاں پہ Major portion ہے، وہ اس صوبے اور فاٹا کیلئے ہے تو وہ ہونا چاہیئے۔ ابھی تک تو اس کا فیصلہ نہیں ہوا تو پیسے کہاں سے آ گئے؟ تو As a minister یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں پہ اس صوبائی حکومت کو کیری لوگر بل کا ایک پیسہ تک نہیں آیا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا صوبائی محتسب مجریہ 2010 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: The honourable Minister for Law Khyber Pakhtunkhwa, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Provincial Ombudsman Bill, 2010 may be taken into consideration at once.

Minister for Law: Thank you, Sir. I wish that this august House may take into consideration the Khyber Pakhtunkhwa Provincial Ombudsman Bill, 2010. Thank you.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa Provincial Ombudsman Bill, 2010 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. ‘Consideration Stage’: Mufti Kifayatullah Sahib, to please move his amendment in sub clause (1) of Clause 1 of the Bill.

Mufti Kifayatullah: Thank you, Janabe Speaker. I beg to move that in Clause 1, in sub clause (1) and wherever occurring in the Bill, for the word “Ombudsman” the word “Mohtasib” may be substituted.

جناب سپیکر، اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ جو بل آرہا ہے، اس کا نام ‘Ombudsman Bill’ ہے، یہ نام خود اتنا ثقیل ہے کہ خود انگلش میں اس کا تلفظ نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر: بولنا مشکل ہے۔

مفتی کفایت اللہ: بولنا مشکل ہے اور محتسب آسان لفظ ہے اور میں نے حکومت کو زیادہ پریشان نہیں کیا۔ میری بھی یہی رائے ہے کہ اگر اس کو ’پراونشل محتسب‘ کہہ دیں تو ہر ایک آدمی کیلئے سمجھنا بھی آسان ہے اور میں بہت فخر سے کہتا ہوں کہ جن لوگوں کی حکومت ہے، وہ تو پشتو کو عام کرنا چاہتے ہیں تو پشتو پہلا سٹیج ہے، اردو دوسرا سٹیج ہے اور انگلش تیسرا سٹیج ہے، اگر کوئی ایسا لفظ ہو تو اس کیلئے میں واپس بھی ہو سکتا ہوں کہ وہ لفظ ’احتساب کوؤنکے‘، اگر کوئی ایسا لفظ بھی فرض کریں مانتے ہیں تو میں اس کیلئے بھی تیار ہوں۔ کم از کم پہلے سٹیج پر یہ مان لیا جائے کہ ‘Ombudsman’ نہ کہا جائے بلکہ ’محتسب‘ کہا جائے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ اچھی چینج ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک، ٹھیک، ٹھیک ہے۔ یہ لاء منسٹر صاحب، آنریبل لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: اس طرح ہے جی کہ جو باقی صوبے ہیں، تینوں صوبوں میں بھی چونکہ ایک Consistency پورے ملک کیلئے Laws میں ہونی ضروری ہوتی ہے اور Uniformity لاء کا Basic cardinal principle ہے تو وہ Uniformity رکھنے کیلئے ایک ہی نام ہے اور اس کا بیک گراؤنڈ ہم دیکھ لیں تو یہ Basically Sweedish concept ہے Ombudsman کا اور یہ کئی سو سال پرانا ایک Concept ہے اور یہ نام ہر جگہ پر ہے۔ ابھی پرابلم یہ ہے کہ سارا قانون انگریزی میں ہوگا اور ایک لفظ اردو میں ہوگا تو یہ ایک Patch work سا ہو جائے گا تو اس وجہ سے ہم ان سے معذرت کرینگے کہ اس کو سپورٹ نہیں کر سکیں گے۔

جناب سپیکر: Oppose کرتے ہیں؟

وزیر قانون: جی، جی، Oppose کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: نه تهیک د ه۔ The motion before the House is that sub clause (1) of Clause 1 may stand part of the Bill. The amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. The amendment is dropped and original sub clause (1) of Clause 1 stands part of the Bill. Therefore, the whole Clause 1 stands part of the Bill. Mufti Kifayatullah Sahib, to move his amendment in paragraph (a) of Clause 2 of the Bill. Mufti Sahib.

Mufti Kifayatullah: Thank you Janabe Speaker. I beg to move that in Clause 2, paragraph (a) may be substituted by the following, namely:

" (a) 'Agency' means a department, commission or office of Government or a statutory corporation or other institution established or controlled by Government and the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa and its Secretariat, but does not include the High Court and Courts working under the supervision and control of the High Court".

جناب سپیکر: اس سے کیا مقصد ہے جی آپ کا؟

مفتی کفایت اللہ: جناب، انہوں نے کلاز (2) کے پیرا (a) میں ایجنسی کی تعریف میں بہت ساری چیزیں گنی ہیں اور ایجنسی کی تعریف میں انہوں نے ہائیکورٹ کو مستثنیٰ کیا ہے اور وہ تمام عدالتیں جو ہائیکورٹ کی Supervision میں کام کر رہی ہیں تو ان کو استثنیٰ حاصل ہے، ساتھ انہوں نے استثنیٰ دیا ہے اسمبلی سیکرٹریٹ کو بھی اور میں اس کو شامل کرنا چاہتا ہوں۔

جناب عبدالاکبر خان: سر! آپ اسمبلی سے پوچھیں تو سہی-----

مفتی کفایت اللہ: نہیں سر، میں آپ سے بات کرتا ہوں جی، عبدالاکبر خان سے بات نہیں کرتا۔ ہم بہت مہذب لوگ ہیں اور ہم آپ سے چیئر کی اجازت-----

Mr. Speaker: Ji, honourable Law Minister Sahib.

مفتی کفایت اللہ: جناب، دا خبره پوره کومه جی۔ میں جو کوڈ آف کنڈکٹ جانتا ہوں تو وہ یہ ہے کہ میں نے آپ کو مخاطب کرنا ہے اور میں نے Verbally بھی مخاطب نہیں کرنا، میں نے دو-----

جناب سپیکر: میں نے خود بھی آپ سے پوچھا ہے نا، میں نے خود بھی آپ سے پوچھا ہے بس-----

مفتی کفایت اللہ: ہاں تو میں اسلئے کہتا ہوں کہ احتساب سے کوئی آدمی بالاتر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک، ٹھیک۔ابھی۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: میں عرض کر رہا ہوں کہ احتساب سے کوئی آدمی بالاتر نہیں ہے اور اگر یہ عوام کیلئے بہتر ہے تو پھر یہ میرے لئے بھی بہتر ہے۔اگر یہ عوام کیلئے بہتر ہے تو پھر یہ اسمبلی کے سیکرٹری کیلئے بہتر ہے تو کیوں ہم ان کو باہر رکھنا چاہتے ہیں؟ اسلئے ان کا جو پیراگراف ہے تو اس کو میں Replace کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ابھی ان کا بھی سنتے ہیں نا۔آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: اس طرح ہے جی کہ اسمبلی کے اپنے قواعد و ضوابط ہیں، اسمبلی کا سپیکر ہے، اسمبلی کے یہاں پر پارلیمانی لیڈرز ہیں اور یہ گمان کرنا کہ ایک اسمبلی سیکرٹریٹ صحیح طریقے سے نہیں چل رہا یا مطلب اس پہ ایک Ombudsman کی، ایک محتسب کی Oversight کی ضرورت ہے تو میرے خیال سے نامناسب ہے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا سیکرٹریٹ ٹھیک طریقے سے چل رہا ہے۔ سپیکر Competent ہے اور یہاں پر تمام چیزیں قانون کے مطابق ہو رہی ہیں اور اس میں ضرورت نہیں ہے۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The ‘Noes’ have it. The amendment is dropped and original paragraph (a) of Clause 2 stands part of the Bill. Second amendment in Clause 2 of the Bill. Mufti Kifayatullah Sahib, to please move his amendment in paragraph (b) of Clause 2 of the Bill.

Mufti Kifayatullah: Thank you Janabe Speaker. I beg to move that in Clause 2, in paragraph (b), after the word “child”, the word “citizen” may be inserted.

اس میں جی ایک قانونی نکتہ ہے، اگر ہمارے لاء منسٹر ناراض نہ ہوں، انہوں نے ‘Child’ لکھا ہے، ‘Man’ لکھا ہے، ‘Woman’ لکھا ہے تو ان تمام چیزوں کو ‘Person’ جو ہے، وہ Cover کر لیتا ہے۔ کچھ ایسے Citizen ہیں جو Man اور Woman نہیں ہیں، وہ اس سے باہر ہو جاتے ہیں تو ہم نے ‘Citizen’ کے لفظ کا اس میں اضافہ کیا ہے تاکہ اس کے اندر Child بھی آ جائے، Man بھی آ جائے، Woman بھی آ جائے اور وہ لوگ جو Man اور Woman میں نہیں آ سکتے تو اس کے اندر ان کا احاطہ ہو جائے گا۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Law Minister Sahib.

وزیر قانون: اس طرح ہے جی کہ Aggrieved person شروع جو ہوتا ہے تو وہ Any person سے ہوتا ہے۔ Any person means اس صوبے کا کوئی شخص، بچہ، بوڑھا، بڑا، Emphasize اس لئے کیا گیا ہے Normally کہ بچوں کے Complaints normally entertain نہیں ہوتے، لہذا وہ بھی ہے، اس کے علاوہ یہ جو پبلک سرونٹس ہیں، سول سرونٹس ہیں، ان کے Complaints بھی Normally entertain نہیں ہوتے تو ان کو Include کیا گیا ہے، Otherwise کوئی بھی بندہ Any person جو جا سکتا ہے، جو Aggrieved ہے، Aggrieved کی Definition میں آتا ہے۔

جناب سپیکر: ‘Aggrieved’ میں سب آجاتے ہیں؟

وزیر قانون: ‘Aggrieved’ میں سب آتے ہیں، اگر Aggrieved ہیں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The ‘Noes’ have it. The amendment is dropped and original paragraph (b) of Clause 2 stands part of the Bill. Third amendment in Clause 2 of the Bill. Mufti Kifayatullah Sahib to please move his amendment in paragraph (c) of Clause 2 of the Bill. Mufti Sahib.

Mufti Kifayatullah: Thank you Mr. Speaker. I beg to move that in Clause 2, in paragraph (c), for the figure “18”, the figure “15” may be substituted.

یہ وہی مسئلہ ہے جو ہم نے چائلڈ پروٹیکشن میں کیا تھا اور میں جناب سپیکر، بہت عذر سے کہتا ہوں کہ ہماری اسمبلی پہ الزام لگ رہا ہے کہ ہم خلاف شریعت قانون سازی کرتے ہیں اور بہت ساری باتوں میں ہم عرض بھی کرتے ہیں لیکن یہاں اسمبلی کی جو اکثریت ہے، اس کا جو بلڈوزر ہے تو وہ ہمیں بلڈوز کر دیتا ہے۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اسلامائزیشن اس ملک کا بنیادی حق ہے اور جب ہم یہ بات کرتے ہیں تو اس کیلئے لوگوں نے بندوق اٹھائی ہے اور ہم نے بندوق نہیں اٹھائی، ہم نے بندوق اٹھانے والوں کی مخالفت کی ہے اور ہم پراپر طریقے سے ووٹ مانگ کر اسمبلیوں میں آکر، پارلیمنٹ میں آکر لوگوں سے کہتے ہیں کہ خدا کیلئے دلائل کی بنیاد پر آپ ہمارے ساتھ مانیں۔ جب آپ نہیں مانیں گے تو پھر اس کا وہی رد عمل آئے گا جو ہمارے لئے۔۔۔۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Law Minister Sahib.

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر! میں لاء منسٹر سے پہلے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

Mr. Speaker: No. Now…

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: تقریر جی، بس اتنا کافی ہے نا، وضاحت ہو گئی۔ اسمبلی والے بچے نہیں ہیں، وہ سب سمجھتے ہیں، یہ سارے معزز اراکین ہیں۔ ہر چیز پہ اتنی لمبی تقریر نہیں ہو سکتی۔

مفتی کفایت اللہ: میں ضروری وضاحت کرنا چاہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جلدی کر لیں نا، جلدی کر لیں جی، اپنے پوائنٹ تک آ جائیں نا۔

مفتی کفایت اللہ: ظالموں نے مائیک بند کر دیا جی۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ پندرہ سو سالوں سے فقہ اسلامی کے تمام قانون دانوں نے متفقہ طور پر فتویٰ دیا ہے کہ بالغ آدمی، چائلڈ وہ ہوتا ہے جس کی اکثر عمر پندرہ سال ہو اور یہ سالوں سے نہیں ہوتا جناب سپیکر، بلوغت کے نشانات ہوتے ہیں۔ جب کوئی آدمی بالغ ہو جاتا ہے تو اس کے نشانات ظاہر ہوتے ہیں اور ان نشانات پر اعتبار کرنا پڑتا ہے۔ بعض بچے جلدی بالغ ہو جاتے ہیں، بعض بچے لیٹ بالغ ہو جاتے ہیں لیکن اٹھارہ سال کے آدمی کو بالغ تو نہیں، ہم اپنے علاقے میں اس کو "سڑیے" کہتے ہیں اور اٹھارہ سال والا آدمی خدانخواستہ کسی قتل کے اندر شامل ہو گا، وہ خدانخواستہ کسی جرم میں، زنا میں یا معاشرتی بے راہ رویوں میں شامل ہو گا تو ہمارا یہ قانون اس کو تحفظ دے گا۔ کم از کم میں اب اتمام حجت کر رہا ہوں اور حکومت کو بتا رہا ہوں کہ اس گناہ کے اندر میں شامل نہیں ہونا چاہتا، اس لئے میں نے یہ ترمیم لائی ہے اور جناب عرض ہے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب والا، پندرہ سال اور ایک دن کا بچہ بالغ ہوتا ہے؟ اگر پندرہ سال والے کو آپ بچہ کہتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ پندرہ سال، ایک مہینہ یا ایک دن والے کو آپ بالغ کہیں گے۔

Mr. Speaker: Honourable Law Minister Sahib.

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر! عبدالاکبر خان کو چاہیئے کہ اپنی موشن لے آئیں اور اگر ہمارے خلاف بولنا چاہتے ہیں تو شوق پورا کر لیں، ان کے نمبر بن جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی خیر، تھوڑا تھوڑا سا۔۔۔۔

وزیر قانون: میں اس ایوان اور خصوصاً مفتی صاحب کی جو Confusion ہے، وہ دور کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہاں پر اس قانون میں مجھے آپ ایک شق ایسی بتادیں جہاں پر ہم نے کہا ہے کہ ہم نے یہ جو بچوں کی Definition اٹھارہ تک رکھی ہے، یہ اسلئے رکھی ہے کہ وہ کل کو اگر قتل کرتا ہے تو اس کو بچوں کے حقوق کے تحت معافی ملے گی؟ یہ قانون وہ نہیں ہے۔ ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ اٹھارہ سال سے جو نیچے ہیں تو ان کو Preferential treatment دی جائے گی، ان کیلئے علیحدہ چائلڈ اینڈ ویمن ایک ڈائریکٹر ہوگا، ایک سیل ہوگا تو ان کو ہم اچھا یعنی Privileged طریقے سے Deal کریں گے، ان کو زیادہ سہولت فراہم کریں گے، تو بچوں کی یا اٹھارہ سے نیچے جو ہیں، ان کی سہولت کیلئے بات ہے، یہ نہیں ہے کہ کوئی، یہاں پر بلوغت کی بات کہاں سے آگئی، یہ کوئی شادی بیاہ کی بات تو نہیں ہو رہی ہے؟ ابھی مصیبت یہ ہے کہ ان کے ذہن میں بلوغت اور اٹھارہ سال ہے، ہمیں پتہ ہے کہ مفتی صاحب کے گاؤں میں بارہ تیرہ سال کے بچے بالغ ہو جاتے ہیں لیکن بات یہ ہے جی کہ بلوغت کے ساتھ اس کا تعلق نہیں ہے، ہم یہ Privileged deal کرنا چاہتے ہیں۔ تھینک یو۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Noes' have it. The amendment is dropped and original paragraph (c) of Clause 2 stands part of the Bill.

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر! د پردے خبرہ کوم-----

جناب سپیکر: پردے اوس کوم دی مفتی صاحب، دنیا کوم خوا لاڑه او تاسو هم هغه پردو پسے گرځئ۔

Forth amendment in Clause 2 of the Bill, Mr. Israrullah Khan Gandapur to please move his amendment in paragraph (f), sub clause (i), in Para (a) of Clause 2 of the Bill.

<u>Mr. Israr Ullah Khan Gandapur:</u> Sir, I beg to move that in Clause 2, in paragraph (f), in sub clause (i), in para (a), comma and the words "unless it is bonafide and for valid reasons" may be deleted.

سر، اس میں منسٹر صاحب سے میری یہ ریکویسٹ ہے کہ چونکہ یہ ایک نئے ادارے کی بنیاد رکھنے جا رہے ہیں اور اگر ہم ہر ایک قانون کا جائزہ لیں تو ان میں ایک شق ہوتی ہے کہ اس کو کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جائے گا، Unless the, if the action is taken in good faith تو اس چیز کو ہر

ایک محکمے والا Apply کرتا جائے گا اور یہ چونکہ آپ کا اوریجنل لاء ہے اور آپ نے اس میں جو Maladministration کے اصطلاحات رکھے ہیں تو اس میں آپ نے لکھا ہے کہ ,Rules regulationsیا Established procedureکے خلاف ہو، تاہم اگرBonafideہو And for valid reasonsہو تو اس کو پھر آپ چیلنج نہیں کر سکیں گے، تو میری اس میں ان سے یہ گزارش ہو گی کہ اگر اس Sentenceکو کاٹ دیں۔ تھینک یو۔

<u>Mr. Speaker</u>: Ji, honourable Law Minister Sahib please.

<u>وزیر قانون</u>: سپیکر صاحب، جیسا کہ گنڈاپور صاحب نے خود فرمایا ہے جی کہ یہ تقریباً تمام Laws میں ایک گنجائش رکھی جاتی ہے اور پھر That is qualified، وہ جو گنجائش ہے، Relaxation ہے یا Exceptionہے، That is qualified and there are two qualifications, No. one, it has to be bonafideیعنی وہ ٹھیک ہو، اصولاً ٹھیک ہو وہ چیز اور Valid reasonsاس کے ساتھ دیئے ہوں، تو اگر اس کے ساتھ کوئی Recorded reasonنہیں ہے Becauseاگر ایک Procedureہے، Normally adoptہونا چاہیئے۔ اگر کہیں Exceptionally بعض کسی ایسی جگہ پر جہاں پر Followنہیں ہوا اور اس کے پاس وہ Bonafideبھی، Reasonبھی موجود ہے اور Bonafideبھی ہے تو اس لحاظ سے پھر اس کو یعنی غلط Treatنہیں کیا جائے گا، Otherwiseکسی غلط چیز کو ہم یہاں پر Justifyکرنے کی کوشش نہیں کریں۔ اس قسم کی Misconceptionہے تو یہ گزارش ہو گی کہ اس کو واپس لے لیں، It's a general Clause، کوئی Amnestyنہیں ہے کسی قسم کی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی اسرار اللہ خان صاحب۔

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور</u>: سر، چونکہ اور بھی Amendments ہیں اور منسٹر صاحب کا کام زیادہ ہے، میں ان کے نوٹس میں لانا چاہتا تھا، بہر حال اگر یہ نہیں کرتے تو میں واپس لیتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker:</u> The amendment is withdrawn, therefore, the original paragraph (f), sub clause (i) of para (a) of Clause 2 stands part of the Bill. Since no amendment has been moved by any honourable Member in sub clauses (d), (e) of (i) and (g) of (ii) of Clause 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that sub clauses (d), (e) of (i) and (g) of (ii) may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Sub clauses (d), (e) of (i) and (g) of (ii) stand part of the Bill. Amendment in Clause 3 of the Bill. Mr. Israr Ullah Khan Gandapur, Mr. Abdul Akbar Khan and honourable Minister for Law have proposed amendment in Clause 3 of the Bill. They are therefore; requested to please move their amendment one by one. Mr. Israr Ullah Khan, first.

Mr. Israr Ullah Khan Gandapur: Thank you, Sir. Sir, I beg to move that in Clause 3, sub clause (2) may be deleted.

سر، Basically میں یہ امنڈمنٹ اس وجہ سے لایا تھا کہ میں اس پر بول سکوں کیونکہ امنڈمنٹ کے بغیر اس پر پھر بولنا مشکل تھا۔ سر، یہ اگر ہم دیکھیں تو اس میں چند Contradictory باتیں ہیں، ایک تو آپ نے Serving or retired civil servant of grade 21 رکھا ہے اور آگے چل کر Clause 5 میں آپ کہتے ہیں کہ Provincial ombudsman not to hold any other office of profit. اگر وہ Serving ہوگا تو یقیناً Office of profit تو Already اس کے پاس ہے تو ایک تو یہاں پر Contradiction آگئی، دوسری سر، اس میں یہ ہے کہ آپ نے اس میں جو سول سرونٹ کیلئے رکھا ہے تو وہ گریڈ اکیس کا رکھا ہے، منسٹر صاحب کی جو Proposed amendment ہے تو وہ یہ کہتے ہیں کہ ایم پی اے اگر ریٹائرڈ ہو اور اس کی ایک پریکٹس ہو سات سال کی تو وہ بھی ہو سکتا ہے لیکن سر، ہم جو الاؤنسز Draw کرتے ہیں تو وہ ہمارے ہوتے ہیں BPS-20 کے اور یہاں پر آپ نے اس کو 21 or above رکھا ہے تو پہلے دن سے وہ پوسٹ ڈاؤن گریڈ ہو جائے گی In case of MPA تو چونکہ یہ Constitutional type کی ایک پوسٹ ہو گی کیونکہ ہائیکورٹ کا ایک ریٹائرڈ جج بھی اس پر آ سکتا ہے تو میری اس میں ایک Suggestion ہے کہ اگر ایک Common sense ایسی Prevail کرے کہ ہم آئین کے آرٹیکل 62 کو لیکر اور اس کی جو Sub clause (e), (f) اور (g) ہیں تو اس میں مطلب ہے، وہ امین ہو، صادق ہو اور مختلف ان کو بنیاد بنا کر اگر ایک اور امنڈمنٹ متفقہ لے آئیں تو سر، یہ میری اس میں گزارش ہے۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Honourable Law Minister Sahib, Abdul Akbar Khan, honourable Abdul Akbar Khan.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میرا تو یہ خیال تھا کہ منسٹر صاحب اسی کلاز میں چونکہ خود امنڈمنٹ لا رہے ہیں تو اگر وہ خود اپنی امنڈمنٹ لا کے، وہ امنڈمنٹ اگر اس کا حصہ بن جاتا ہے لیکن خیر آپ نے چونکہ Already میرا نام اناؤنس کیا ہے تو جناب سپیکر، میرا بھی بنیادی مقصد یہی تھا کہ آپ اگر Sub clause

2 (b) دیکھیں تو یہ کہتے ہیں کہ "a serving or retired civil servant of Grade 21 and above" جناب سپیکر، اب اس ادارے کا جو سربراہ ہے تو اس کے Major functions almost ایک جج کی طرح ہیں کہ وہ Almost ہائیکورٹ کی جج کی طرح ہیں اور ایک جگہ جب آپ Qualification دیتے ہیں تو آپ خود کہتے ہیں کہ "Who has been a Judge of the High Court" تو مطلب ہے کہ چونکہ اس کے فنکشنز زیادہ تر اسی طرح ہیں کہ وہ کیس سنے گا اور اس کے متعلق Decision دے گا، وہ Contempt of Courts کے بھی Decision کرے گا، تو میرا مطلب ہے جی کہ ایک تو سول سرونٹ اس لحاظ سے اس کیلئے صحیح نہیں ہے اور دوسرا جب آپ نیچے دیکھتے ہیں کہ وہ کوئی اور فائدہ بخش پوسٹ نہیں لے گا، اگر گریڈ اکیس کا ایک Serving Government officer ہے تو وہ تو گورنمنٹ سے تنخوا لیتا ہے اور اگر وہ محتسب بن جاتا ہے تو تنخواہ تو اس کی ختم ہو گی اور پھر وہ محتسب کی تنخواہ سٹارٹ کرے گا لیکن جب اس کی Tenure ختم ہو جائے گی As a Ombudsman تو سروس میں پھر واپس آ جائے گا، تو میری منسٹر صاحب سے درخواست ہو گی کہ یہ ہائیکورٹ کے جج کا یا آپ نے جو ترمیم لائی ہے، بے شک وہ اس میں Incorporate کر لیں لیکن سول سرونٹ کو اس میں سے اگر آپ نکال لیں تو مہربانی ہو گی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Ji, honourable Law Minister Sahib, please move your amendment.

<u>Minister for Law:</u> Before moving the amendments I have a suggestion, چونکہ یہ-----

<u>جناب سپیکر:</u> یہ (b) کے بعد آپ (c) والا-----

<u>وزیر قانون:</u> (سی)، نہیں، نہیں، (سی) Overall جو ہے جی، یہ 3 Section کا Sub section (2) یا 3 Clause کا (2) Sub clause جو ہے، اس کیلئے گنڈاپور صاحب نے بھی Valuable comments دیئے ہیں، میں اس کا بیک گراؤنڈ صرف اتنا بتادوں جی کہ ایک تو یہ ہے کہ اس میں ہائیکورٹ کا ریٹائرڈ جج اسلئے رکھا گیا ہے کہ ہائیکورٹ کے جج کی Removal in case اگر کوئی ہوتا ہے، اگر اس کی Removal کی بات آتی ہے تو اس کا Laid down procedure ہے آئین میں جبکہ سول سرونٹ کا جو ہو گا تو وہ اسی رولز یا اسی ایکٹ کے تحت ہو گا، اسی لئے ایک جگہ ریٹائرڈ ہے اور دوسری جگہ Serving ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ Already اس میں مختلف جو تھے، محتسب کے ادارے ہیں ملک

میں، صوبوں میں، تو وہاں پر سول سرونٹس کام کر رہے ہیں۔In principles میں ان سے یہ، اگر اکٹھا ایک چیز ہم مان لیں کہ Sub clause (2) کو اگر اس طرح ہم Construe کر لیں کہ 'Provincial Ombudsman shall be a person of known integrity' اور باقی سارا کچھ نکال لیں، اگر اس کے اوپر ہوتا ہے تو ٹھیک ہے، صحیح ہے۔

جناب سپیکر: جی ٹھیک ہے، It's okay، (a) او (b) به ختم شی کنه۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں جی، Withdraw ہو جائے گا۔

Mr. Speaker: Withdrawn. As already the honouralbe Members Israr Ullah Khan and Abdul Akbar Khan have withdrawn their amendments, so the amendment moved by the honourable Minister for Law is adopted.

جناب عبدالاکبر خان: کیونکہ ان کا جو بنیادی مفروضہ ہے، وہ پیش کریں گے، ان کی Original Clause 2 میں جو امنڈمنٹ ہے، وہ تو دوسری ہے، یہ تو Verbal amendment ہے Sub clause (2) میں۔

Mr. Speaker: The verbal amendment is adopted and stands part of the Bill, therefore, the whole Clause 3, as amended, stands part of the Bill. Amendment in sub clause (1) of Clause 4 of the Bill. Mufti kifayatullah Sahib, please move his amendment in sub clause (1) of Clause 4 of the Bill. Mufti Kifayatullah Sahib.

Mufti Kifayatullah: Thank you, janabe Speaker. I beg to move that in Clause 4, in sub clause (1), for the word "four" the word "five" may be substituted.

جناب سپیکر، یہ Clause 4 محتسب کا Tenure بتاتا ہے۔

جناب سپیکر: چار سال کی بجائے آپ پانچ سال چاہتے ہیں؟

مفتی کفایت اللہ: ہاں میں چاہتا ہوں کہ چار سال کم ہے، پانچ سال ہو اسلئے کہ ہمارا اپنا Tenure بھی پانچ سال ہے۔

جناب سپیکر: جی ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ جی لاء منسٹر صاحب، آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: اس میں دوبارہ وہی گزارش ہے کہ Uniformity ہم رکھ رہے ہیں تمام صوبوں کے ساتھ، جس طرح باقی ایکٹ ہیں تو اس میں بھی Four year کا Tenure ہے، لہذا ان کی امنڈمنٹ کو ہم سپورٹ نہیں کرتے اور ریکویسٹ کرتے ہیں کہ یہ Withdraw کر لیں، ریکویسٹ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: Withdraw کوئ؟

مفتی کفایت اللہ: ما له دا مائیک را کړئ جی۔ زهٔ ډیر مجبور یم حالانکه زهٔ د دوئ دا ریکویسټ منمه، Withdraw یمه خو دا دلیل ئے ډیر کمزورے دے جی۔

Mr. Speaker: As the amendment moved by the honourable Member has been withdrawn, therefore, the original sub clause (1) of Clause 4 stands part of the Bill. Therefore, the whole Clause 4 stands part of the Bill. Clause 5 of the Bill, since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 5 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 5 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 5 stands part of the Bill. First amendment in Clause 6 of the Bill. Mufti Kifayatullah Sahib, to please move his amendment in sub clause (2) of Clause 6 of the Bill. Janab Mufti Kifayatullah Sahib.

Mufti Kifayatullah: Thank you janabe Speaker. I beg to move that in Clause 6, in sub clause (2), in the proviso, for the word "ninety", the word "seventy five" may be substituted.

جناب سپیکر، دیکښے یوه مسئله ده۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نوے دن کی بجائے آپ پچھتر دن کرنا چاہتے ہیں؟

مفتی کفایت اللہ: او۔ ما وئیل چه هلته بیا ټینشن زیات وی نوچه لږ کمپلیټ شی نو هغه ټنشن به ختم شی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ٹھیک۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: اودریږه چه دوئ واورو چه دوئ څه وائی؟ جی آنریبل لاء منسټر صاحب۔

وزیر قانون: دا هم هغه خبره ده جی چه د Uniformity د پاره زمونږ ټول ملک کښے دا یو شانتے دغه روان دے۔

مفتی کفایت اللہ: يره جي جناب سپيکر صاحب، بلوچستان ته لاړ شمه، که پنجاب ته لاړ شمه جي؟ زۀ خو د دۀ نه سوال کومه جي خو جانان مے ډير ظالم دے جي۔ (قہقہہ)۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتي صاحب! هغوی خو هغه کتاب راغستے دے او تاسو پکښے خامخا لگيا يئ۔ دا Withdrawn۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب!اس میں یہ ہے کہ That as a Member of the Assembly I have every right to speak، میں نہیں سمجھتا کہ آپ Ninety daysکو پچھتر دن کیوں کر رہے ہیں؟مطلب ہے کہ پچھتر دن میں اگر فیصلہ نہیں ہوا تو وہ محتسب آزاد ہوگیا سب الزامات سے؟ توآخر اگر پچھتر دن میں نہیں ہوا تو اس کا مطلب ہے کہ آپ چاہتے ہیں کہ اس پر اگر کچھ الزامات آئیں تو خیر ہے،وہ Ninety days تک اگر نہ ہوئے۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: میں جواب دے دوں۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

مفتی کفایت اللہ: نہ میں جواب دے دوں۔

یہ دستور زباں بندی عجب تیری محفل میں
یہاں تو بات کرنے کو ترستی ہے زباں میری

جناب سپیکر: دا Withdrawal دے ؟

مفتی کفایت اللہ: زۀ د وئ پوهه کړم جي۔

جناب سپیکر: ستاسو Withdrawn شو ؟

مفتی کفایت اللہ: نه، عبدالاکبر خان پوهه کړمه؟

جناب سپیکر: نه، هغه به بيا وروستو هلته پوهه کړے ، چائے باندے به ئے پوهه کړئ۔

مفتی کفایت اللہ: نو نوے ورځے به انتظار کول راځي، هلته ججانو باندے کار هم زيات دے۔ زۀ هغه پچهتر ته راولم چه زر فيصله اوشي او هغه د کار شروع کړی چه تيس ورځے پورے شي۔

جناب سپیکر: نو اوس څه وائے ؟ اوس هغه وزیر صاحب بل څه اووائی نو هغوی سره اتفاق کوئ که نه، Withdraw کوئ که نه؟

(قطع کلامی)

مفتی کفایت اللہ: چا اووئیل؟

(قطع کلامی)

مفتی کفایت اللہ: نه ما ته چا نه دی وئیلی-----

(قطع کلامی)

مفتی کفایت اللہ: ما نه دی وئیلی۔ نه جی ما نه دی وئیلی که په زور-----

جناب سپیکر: نه، هغه نه دی وئیلی جی۔ منسټر صاحب! تاسو ریکویسټ د راشی چه Withdraw کړی۔

مفتی کفایت اللہ: دا جی حکومت دے، دوئ زما خله کښے په زور 'Withdraw' اچوی۔

وزیر قانون: ریکویسټ کوؤ جی چه Withdraw کړئ۔

مفتی کفایت اللہ: صحیح ده جی۔

وزیر قانون: مهربانی جی۔

Mr. Speaker: The amendment is withdrawn, therefore, original sub clause (2) of Clause 6 stands part of the Bill. Ji, Israr Ullah Khan Gandapur Sahib, please move the amendment in sub clause (4) of Clause 6 of the Bill.

Mr. Israr Ullah Khan Gandapur: Thank you, Sir. Sir, I beg to move that in Clause 6, in sub clause (4), and the words "unless a period of four years has elapsed since his removal" may be deleted.

سر، منسٹر صاحب اور گورنمنٹ سے میری یہ گزارش ہے کیونکہ یہ جو کلاز ہے سر، Basically اس پہ Apply ہو گی کہ جو Misconduct کے نیچے Remove ہوا ہو اور اگر ہم یہ Qualification of the Member دیکھیں آئین کے آرٹیکل 62 کے نیچے-----

جناب سپیکر: آپ یہ Eligibility اس کی وہ Forever ختم کرنا چاہ رہے ہیں؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: میں یہ کہتا ہوں کہ اگر ایک بندہ Misconduct کے نیچے ہٹایا گیا ہو تو وہ تو آئین کے آرٹیکل 62 پر پورا نہیں اترتا کیونکہ آئین کے آرٹیکل 62 میں یہ ہے کہ وہ صادق ہو، امین ہو اور اس قسم کی مطلب ہے اس میں باتیں ہیں تو یہ Forever مطلب ہے پھر وہ انتخابی عمل سے نہ گزر سکے۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: صحیح دہ جی، ٹھیک دہ سپورٹ بہ کوؤ۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Now, since no amendment has been moved by any honourable Member in sub clauses (1) and (3) of Clause 6 of the Bill, therefore, the question before the House is that sub clauses (1) and (3) of Clause 6 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Sub clauses (1) and (3) of Clause 6 stand part of the Bill. First amendment in Clause 7 of the Bill. Mr. Abdul Akbar Khan, to please move his amendment in Clause 7 of the Bill.

Mr. Abdul Akbar Khan: Janabe Speaker, I beg to move that in Clause 7, after the word "shall", the words "on the advice of Chief Minister" may be inserted.

جناب سپیکر! یہ میں نے Basically اسلئے کیا ہے کہ آپ اگر ان کی اپوائنٹمنٹ Clause 3 کے Sub clause (1) میں دیکھیں تو:

"3. Appointment of Provincial Ombudsman.---(1) There shall be a Provincial Ombudsman for the Province of the Khyber Pakhtunkhwa, who shall be appointed by the Governor on the advice of the Chief Minister".

تو اگر آپ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ جس طرح۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، اس کو کر دیں تو میں نے کہا کہ Acting کو بھی ان کے ایڈوائس پر کریں تو وہ بھی۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Acting, Acting?

جناب عبدالاکبر خان: ہاں۔

Mr. Speaker: Ji, Law Minister Sahib! Agreed?

وزیر قانون: بالکل جی، ان سے Agree کرتے ہیں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Second amendment in Clause 7 of the Bill. Mufti Kiyfayatullah Sahib, to please move his amendment in Clause 7 of the Bill.

Mufti Kiyfayatullah: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move that in Clause 7, after the word "period", the words "on the advice of the Chief Minister" may be added and the existing provision of Clause 7 may be renumbered as sub clause (1) and thereafter the following new sub clause (2) may be inserted, namely…

جناب سپیکر: نہ مفتی صاحب، آپ کیا۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: میں بتاتا چلوں۔

"(2) The qualification for acting Ombudsman shall be the same as provided for the Ombudsman".

جناب سپیکر، ایک ابہام ہے، ایک بات تو ہمارے منسٹر صاحب نے مان لی اور وہ امنڈمنٹ ان کی ہے کہ چیف منسٹر کے ایڈوائس پر، جو اصل محتسب ہے، Ombudsman، ان کو جب انہوں نے چیف منسٹر کے ایڈوائس پر مقرر کرنا ہے اور گورنر پابند ہوگا کہ وہ ایڈوائس مانے گا، یہ بات تو انہوں نے مان لی ہے، اس پر جزوی اتفاق تو ہو گیا ہے، آگے میں نے ایک Sub clause کا اضافہ کیا ہے کہ قائم مقام محتسب کیلئے وہی تعلیمی کوائف ہونگے جو اصل محتسب کیلئے ہیں۔ گویا اس کی وضاحت ہے، کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کا زیادہ وہ ہو سکے۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: دیکھیں جی، بالکل یہ Legally جو ہے جو آپ یہاں پر لانا چاہ رہے ہیں، وہ ویسے بھی ہو گا کیونکہ ابھی تو ہم نے وہاں پر جو Definitions دی تھیں، وہ ہم نے ساری نکال دی ہیں۔ ہم نے ابھی کہا کہ "A person of known integrity" یعنی اس کی Integrity لوگوں کو معلوم ہونی چاہیئے۔ اگر اس کی وہ Qualification آ گئی ہے تو Acting بھی وہی ہو گا تو فرق نہیں پڑتا، وہ Qualification ہم نے وہاں سے نکال دی ہے نا تو We don't support it جی، Sorry to say۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. The amendment is dropped. Amendment in Clause 8 of the Bill. First amendment, Mr. Abdul Akbar Khan, to please move his amendment in sub clause (1) of Clause 8 of the Bill.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you Janabe Speaker. I beg to move that in Clause 8, sub clause (1) may be substituted by the following, namely,-

میں Substitute کر رہا ہوں اسی کو:

"(1) The members of the staff of the office of a Provincial Ombudsman shall be appointed by the Government in consultation with Provincial Ombudsman. The other offices staff be appointed by the Provincial Government".

جناب سپیکر! میں یہ امنڈمنٹ اسلئے لا رہا ہوں کہ اگر اس کے اپنے آفس۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Abdul Akbar Khan! what do you mean by the other staff?

Other staff کیا ہوتا ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: سر! میرا مقصد یہ ہے اگر آپ اس کے اوریجنل کو دیکھیں تو اوریجنل ہے کہ:

"8 Appointment and terms and conditions of service of staff.- (1) The members of the staff of the office of a Provincial Ombudsman and such other offices shall be appointed by the Government in consultation with the Provincial Ombudsman".

جناب سپیکر! اس کی آفس کی حد تک تو ٹھیک ہے کہ اس کا جو پرنسپل آفس ہے اور اپنے آفس کیلئے وہ کسی کو بھرتی کرتا ہے تو چونکہ وہ ہیڈ کرے گا، وہی چلائے گا تو وہ تو ٹھیک ہے کہ اس کے مشورے سے ہو

لیکن اگر ٹانک اور ڈی آئی خان میں بھی کوئی کلرک یا کوئی چپڑاسی بھرتی ہوگا تو وہ بھی ادھر سے اس کے مشورے سے کیا جائے گا تو اسلئے میں نے کہا کہ وہ پراونشل گورنمنٹ کے پاوٗر میں ہو کہ وہ پراونشل گورنمنٹ اپوائنٹ کریں۔ اس کے اپنے دفتر کا جو سٹاف ہے، اس کے اپنے دفتر کا سٹاف اس کے مشورے سے پراونشل گورنمنٹ اپوائنٹ کرے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون</u>: یہ 'Other offices' جو ہیں تو یہ ریجنل آفسز کی بات ہو رہی ہے۔ بات یہ ہے جی کہ اگر ایک ادارہ Based on trust ہے کہ یہ Maladministration ختم کرے گا، Ombudsman جو ہے، ہم A person known of integrity کو بٹھا رہے ہیں تو ابھی کل کو گورنمنٹ اس کے آفس میں Interference شروع کر دے اور اپنے Recommendation کے، گورنمنٹ کے بندے بیچ میں بٹھا دیں تو میرے خیال سے وہ نامناسب ہوگا اور اس آفس کو ہم نے بالکل ایسا چھوڑنا ہے کہ اس کو گورنمنٹ کی Influence سے آزاد کرنا ہے کیونکہ اس کی ڈیوٹی جو ہے تو وہ Oversight ہے اور ریگولیٹری ہے، لہذا وہاں پر گورنمنٹ کا کسی قسم کا اختیار نہیں ہونا چاہیئے۔ ہم سپورٹ نہیں کرتے بلکہ اس کو Oppose کرتے ہیں۔ تھینک یو۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: سر! یہ جو Ombudsman کو اختیار ہے اور ریجنل میں بھی لیکن اس کے ساتھ صرف Consultation power ہے، اس کے Provincial Ombudsman کے اور ریجنل ایکٹ میں ہے، وہ بھی تو گورنمنٹ اپوائنٹ کر رہی ہے لیکن اگر حکومت نہیں چاہتی تو ٹھیک ہے، I will withdraw my amendment.

<u>Mr. Speaker</u>: Withdrawn?

<u>Mr. Abdul Akbar Khan</u>: Yes.

<u>Mr. Speaker</u>: Since, the amendment is withdrawn,therefore the original sub clause (1) of Clause 8 stands part of the Bill.

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker</u>: Just a minute. Amendment in Clause 8 of the Sub clause (2), second amendment, Ji, Abdul Akbar Khan, please.

<u>Mr. Abdul Akbar Khan</u>: Thank you, Janabe Speaker. Sir, I beg to move that in Clause 8, sub clause (2) may be deleted.

جناب سپیکر! اب میں اس کو Delete کیوں کرنا چاہتا ہوں؟ آپ کا جو، اس کا (2) ہے اور ریجنل۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پبلک سروس کمیشن سے آپ میرے خیال میں (قہقہہ)۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں جناب سپیکر، ایک جگہ پر تو حکومت ہر ایک چیز پر Stress کرتی ہے کہ پبلک سروس کمیشن بہترین ادارہ ہے اور پبلک سروس کمیشن اچھا کام کر رہا ہے، پبلک سروس کمیشن سب کچھ کر رہا ہے لیکن جب یہاں پر بات آتی ہے تو پھر وہ کہتے ہیں کہ پبلک سروس کمیشن سے نکالو، یہاں تک کہ Qualification بھی نکالو کہ اگر مثال کے طور پر ایک پوسٹ کیلئے باقی جگہوں پر ایم اے کی ضرورت ہے تو یہاں پر Ombudsman اگر کہہ دیں کہ میٹرک پاس بھی میرے لئے کافی ہے تو وہ اگر سترہ گریڈ ہے، بارہ گریڈ ہے یا چودہ گریڈ ہے۔ آپ اگر اس کو دیکھیں، It shall، آپ ذرا Wording کو دیکھیں، سر:

"8. (2) It shall not be necessary to consult the Provincial Public Service Commission for making appointment of the members of the staff or on matters relating to qualifications for such appointment and method of their recruitment".

یعنی مطلب ہے کہ آپ ایک جگہ پر تو پبلک سروس کمیشن کو کہتے ہیں کہ اس کے بغیر سب کچھ نہیں ہو سکتا اور یہاں پر آپ کہتے ہیں کہ پبلک سروس کمیشن کو بالکل ہٹاؤ، نکالو اور یہاں پر ان کی Qualification اور ریکروٹمنٹ کے جو رولز ہیں، اس کا جو Age ہے اور اس کا جو اور Qualification ہے، اسلئے میری درخواست ہوگی کہ اگر حکومت کے باقی ڈیپارٹمنٹس کی جو اپوائنٹمنٹس ہوتی ہیں، اگر پبلک سروس کمیشن پر اتنا اعتماد ہے تو یہاں پر کیوں اعتماد نہیں کیا جاتا؟ تو میری درخواست ہوگی کہ اس کو Delete کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: اس طرح ہے جی کہ گورنمنٹ کا پبلک سروس کمیشن کے اوپر مکمل اعتماد ہے اور ان کی کارکردگی بڑی اچھی ہے لیکن یہ جتنے بھی آپ Ombudsman Act دیکھ لیں Through out the country، وہاں پر یہ ایک Clause ہے تو ایک Uniformity کی بات آجاتی ہے۔ دوسری بات یہ کہ پبلک سروس کمیشن ایک Recommendatory body ہے اور وہ اپنی Recommendations بھجواتا ہے، یہاں پر Recommendation یا Consultation کہہ لیں، وہ Already محتسب کر رہا ہے تو اگر محتسب کا مشورہ بیچ میں شامل ہو گیا ہے تو اس کے بعد یعنی پبلک سروس کمیشن کی ضرورت نہیں

پڑتی اور یہ ویسے All over the country ایک ہی Uniformity کے لحاظ سے ہم نے یہ Clause رکھی ہے، لہذا We oppose بلکہ ریکویسٹ کرتے ہیں کہ Withdraw کر لیں، پلیز۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ میں کیسے Withdraw کر لوں، جناب سپیکر؟ سر، ٹھیک ہے آپ اس کو Defeat کر لیں؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی، بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر! جو ایڈہاک اپوائنٹمنٹس اور کنٹریکٹ پر تھے تو ان سب کو ہم نے Permanent کیا ہے، اسلئے کہ پبلک سروس کمیشن اسے Expedite نہیں کرتے، پھر وہ بہت زیادہ لیٹ ہو جاتے ہیں تو خود یہاں پر ہم نے قانون بنایا ہے کہ جو ملازمین ہم نے ایڈہاک پر لیے تھے کنٹریکٹ پر، ان کو Permanent کیا اور قانون بنایا۔ یہاں پر اب ہم اور بوجھ ان پر ڈالیں تو میرے خیال میں یہ جو منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ Uniformity بھی ہے اور ہمارے پاس اتنا ٹائم بھی نہیں ہے کہ ہم ان کا اور اتنا ٹائم Waste کریں تو میری ریکویسٹ ہوگی کہ آپ واپس لے لیں۔

جناب عبدالاکبر خان: سر! پہلے کنٹریکٹ پر لے لیں اور پھر ریگولرائز کریں نا۔ سر! آپ بھی کنٹریکٹ پر لے کر پھر ریگولرائز کر لیں۔ ٹھیک ہے جناب سپیکر، میں تو سمجھتا ہوں جی کہ یہ نامناسب بات ہوگی کہ ہم اس میں یہ ڈال رہے ہیں لیکن یہ اگر خواہ مخواہ Insist کر رہے ہیں تو I will withdraw it.

جناب سپیکر: ریکارڈ پر آگیا۔ (قہقہہ) Since the amendment is withdrawn, therefore the original sub clause (2) of Clause 8 stands part of the Bill. Amendment in Clause 8 of the Bill, third amendment, Mufti Kifayatullah Sahib, to please move his amendment in Clause 8 after the sub clause (4) of the Bill.

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب، دا لاء دہ، د دے معنیٰ دہ قانون او لا، د دے عربئ کښے معنیٰ دہ نا، ما د پارہ وزیر صاحب ھغه عربی والا لا دے جی۔ (قہقہہ) زۂ یو شعر وایم جی بیا بہ Submit کوم۔

دو منفیوں سے مل کر بنتا ہے ایک مثبت
تم بھی خدا کے واسطے کہہ دو نہیں نہیں

جناب سپیکر: آ نریبل لاء منسٹر صاحب! شعر کا جواب شعر سے دو گے۔ (قہقہہ) مد دلے لیں کسی سے خیر ہے لیکن شعر کا جواب شعر سے دو گے۔

Mufti Kifayatullah: Sir, I beg to move that in Clause 8, after sub clause (4), the following new sub clause (5) may be added, namely: "(5) All recruitment and appointments shall be on merit and shall be transparent".

دا خو جی هوائی خبره ده۔

جناب سپیکر: دا محتسب پکښے راغلے نو هغه خو به Transparent-----

مفتی کفایت اللہ: نه جی نه، دیکښے به دا وضاحت کوی، ډیره بدنامی شوے ده جی۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب، آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: د بدقسمتئ نه مونږه دلته بیا د دوئ دا امنډمنټ نه سپورټ کوؤ ځکه چه کله مونږه، د Ombudsman معنیٰ محتسب، هغه Concept، دا سے آفس سره Affiliated دومره Respect او دومره Trust چه دا ټوله اسمبلی، دا ټوله صوبه، مونږ په هغه سړی باندے دومره اعتماد کوؤ چه زمونږ دا ټول انسټی ټیوشنز به دے Overhaul کوی، Mismanagement او Maladministration به دے ختموی، په دومره اعتماد مونږ یو سړے راولو او بیا دا Expect کوؤ چه یره دے به دغه کوی، لکه میرټ به نه Follow کوی یا به دا سے غلط کار کوی نو زما په خیال دا اعتماد پرے پکار دے۔ ریکویسټ به کومه مفتی صاحب ته چه دا خپل امنډمنټ واپس واخلی۔

مفتی کفایت اللہ: زهٔ جی مخکښے وهلے ټکولے یم جی، ځپولے ځپولے د صوبے نمائنده یمه جی او زهٔ دے شفافیت باندے سودا نه شوم کولے او دوئ د اومنی، زهٔ نه واپس کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye'.

Voices: 'Yes'.

Mr. Speaker: Those who are against it may say 'No'.

Voices: 'No'

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. The amendment is dropped.

مفتی کفایت اللہ: ټول اوودۀ وو جی۔

(قہقہے/شور)

جناب سپیکر: بابک صاحب! آپ یہ 'منی اسمبلیز' بند کریں، Legislation ہو رہی ہے۔آپ کی طرف سے دیکھیں، بڑی کمزور Move آ رہی ہے، یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔

مفتی کفایت اللہ: دا ووټ خو ما اوګټلو۔

جناب سپیکر: نہ۔

مفتی کفایت اللہ: تاسو اووئیل، دا کمزور Move وو۔

جناب سپیکر: پہلے،اس ٹائم میں نے اپنا فیصلہ دیا تھا،یہ توان کو،قاضی صاحب اور بشیر بلور صاحب کو،یہ کہ Legislation ہو رہی ہے،Kindly اس کی طرف توجہ دے دیں۔

مفتی کفایت اللہ: ووټ خو ترے ما ګټلے دے۔

جناب سپیکر: اوس بہ پاخیږی نو بیا بہ دغہ شی۔

مفتی کفایت اللہ: نہ جی، دا بہ دوئ چیلنج کوی نو بیا بہ پاخی کنہ۔ 'Yes' جی ډیر طاقتور وو او 'No' ئے کمزورے وو۔

جناب سپیکر: تۀ ئے چیلنج کوے ؟

مفتی کفایت اللہ: تاسو رولنګ را کړئ، بیا خیر دے حکومت د ما پھانسی کړی۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: چیلنج کوئ خو نہ کنہ؟ (قہقہہ)

مفتی کفایت اللہ: نہ جی۔

Mr. Speaker: Okay. Since no amendment has been moved by any honourable Member in sub clauses (3) to (4) of Clause 8 of the Bill, therefore, the question before the House is that sub clauses (3) to (4) of Clause 8 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr.Speaker: The 'Ayes' have it. Sub clauses (3) to (4) of Clause 8 stand part of the Bill.

مفتی صاحب! عبدالاکبر خان آپ کے 'پول' میں شامل ہوگئے ہیں، یہ اچھی بات ہے، Legislation میں بہت Active part لے رہے ہیں، سب کو Appreciate کرنا چاہیئے۔

(تالیاں/قہقہے)

Mr. Speaker: Amendment in Clause 9 of the Bill, first amendment. Mufti Kifayatullah Sahib, to please move his amendment in sub clause (1) of Clause 9 of the Bill.

Mufti Kifayatullah: Sir, I beg to move that in Clause 9, in sub clause (1), after the word "employees", the words "in the Province" may be added.

'In the province' دیکښے بله څه خبره نشته جی، هغه بعض اوقات لیکل راځی، دے ځائے کښے به دوئ نه هیر شوے وی، Clerical mistake دے، 'In the Province' د راسره او منی۔

جناب سپیکر: آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: داسے ده جی چه زما په خیال دا لاء خو ډیر کلیئر دے، دا خو پراونشل Legislation دے او It is only applicable to Provincial Government employees، فیډرل گورنمنټ سره زمونږ کار نشته دے لحاظ سره، لهذا د دے ضرورت پکښے نشته، It's a patch work نو مهربانی د اوکړی او دا د واپس واخلی۔

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب! زهٔ خو یوه خبره کومه جی۔ واپس اخلمه خو دوئ به ما ته وائی چه گنی نورو صوبو کښے داسے ده او داسے ده، نو بیا زمونږ لاء ډیپارټمنټ د هغوی نه نقل کوی چه Duplicate کوی؟

(قہقہے/شور)

مفتی کفایت اللہ: نو بیا خو جی-----

جناب سپیکر: نه اصل کښے-----

(شور)

جناب سپیکر: دا تاسو واپس اخلئ؟

مفتی کفایت اللہ: زۂ د چا خوئے یمه چه واپس نه اخلم۔

جناب سپیکر: بنه، ځه تهینک یو جی۔ Since the amendment is withdrawn, therefore the original…

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: اس میں دوسری بھی ہے نا، سوری، سوری۔ This amendment is withdrawn. Second amendment, Israr Ullah Khan Gandapur Sahib, to please move his amendment in sub clause (2) of the Clause 9 of the Bill.

Mr. Israr Ullah Khan Gandapur: Thank you, Sir. Sir, I beg to move that in Clause 9 sub clause (2) may be deleted.

سر، Basically یہ-----

جناب سپیکر: یہ (2) Sub clause کی آپ Full deletion چاہتے ہیں؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی سر۔ سر، یہ اس وجہ سے میں چاہتا ہوں، اگر آپ Definition clauses میں جائیں تو وہاں پر Aggrieved person میں آپ نے لکھا ہے کہ "Aggrieved person means any person including a public servant, civil servant, women or a child, aggrieved of any act of maladministration" وہاں پر آپ ہر کسی کو یہ اختیار دیتے ہیں کہ آپ Maladministration کے Against جا سکتے ہیں، یہاں پہ آپ ایک Clause کو اس سے Debar کرتے ہیں کہ آپ لوگ اگر ایک ادارے میں کام کر رہے ہیں تو اس کے Against آپ نہیں جا سکتے تو یا تو Definition clause کو آپ پھر صحیح کریں کہ All except the one, who are serving in that premises یا ایجنسی جو بھی نام دینا چاہیں تو میرے خیال میں یہ Contradictory ہو گی اگر منسٹر صاحب اس پر غور کر لیں۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: میرے خیال میں جی تھوڑا میں Explain کر دیتا ہوں شاید پھر یہ Agree کر جائیں۔ یہ اس طرح ہے جی کہ یہاں پر Ouster clause ہے، Basically اس چیز کو ہم نے Oust کیا ہے کہ Any person's grievance relating to his service therein یعنی پبلک سرونٹ یا سول سرونٹس کے جو Service matters ہیں تو اس کا اختیار Already سروس ٹریبونل کے پاس ہے اور سروس ٹریبونل Determine کرتی ہے سینیارٹی یا ان کے انکریمنٹس جو بھی ہیں تو Service

matters وہ یہاں پر نہیں لے کر آئیں گے بلکہ وہ سروس ٹریبونل جائیں گے، صرف اس کی Distinction ہے، لہذا Legally ہم اس پہ ٹھیک جارہے ہیں تو مہربانی کر کے Withdraw کر لیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: اس میں اگر Service matters ہیں پھر تو ٹھیک ہے، انہوں نے لکھا ہے Any matter، تو اگر اس میں Service matters کر لیں پھر بھی ٹھیک ہے۔

وزیر قانون: یہ آخر میں لکھا ہوا ہے ناجی کہ "Any personal grievance relating to his service" یہ آخر میں آپ بالکل دیکھیں نا تو یہ صرف Service matters کے حوالے سے ہے اور کوئی چیز نہیں۔

Mr. Speaker: Personal grievance relating to his service therein.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، ٹھیک ہے۔ صحیح ہے سر، میں Withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: تھوڑا سا ٹیڑھا ویڑھا کر کے دیا ہے، آپ کا مقصد حل ہو رہا ہے۔ دیکبنے خو بل امنڈمنټ نشته کنه، تهرډ پکبنے شته؟ Since the all amendments are withdrawn, therefore, the original sub clause (2) of Clause 9 stands part of the Bill. Since no amendment has been moved by any honourable Member in sub clauses (3) to (5) of Clause 9 of the Bill, therefore, the question before the House is that sub clauses (3) to (5) of Clause 9 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Sub clauses (3) to (5) of Clause 9 stand part of the Bill. Aemndment in Clause 10 of the Bill, Israr Ullah Khan Gandapur Sahib, to please move his amendment in sub clause (5) of Clause 10 of the Bill.

Mr. Israr Ullah Khan Gandapur: Thank you, Sir. Sir, I beg to move that in Clause 10, in sub clause (5) the word "in" may be inserted in the beginning and the words "shall be conducted informally, but" may be deleted.

سر، میری اس میں گزارش یہ ہے کہ یہ موجودہ لائن یہ کہتی ہے کہ "Every investigation shall be conducted informally, but the Provincial Ombudsman may adopt such procedure"، سر، منسٹر صاحب سے میری یہ گزارش ہے کہ اگر یہ ساری Investigations informal ہو گی تو اس قسم کی Inquiries کا فائدہ کیا ہو گا؟ تو اس میں میری گزارش یہ ہے کہ اگر ہم اس کو اس طریقے Read out کریں، جیسی میری امنڈمنٹ ہے،

‘In every investigation the Provincial Ombudsman may adopt such procedure’ تو یہ Informal اس سے چلا جائے گا اور یہ اس طریقے سے Read out ہوگا۔

Mr. Speaker: Ji honourable Law Minister Sahib! What is the sentence ‘formal’ investigation? What does this means?

وزیر قانون: میں Explain کر رہا ہوں جی۔ اس طرح ہے کہ یہ جو Ombudsman کا آفس ہوتا ہے، اس کا Basic کام جو ہے، That is to dispense administrative form of justice یعنی If we go into formal form of justice تو Then we have to go to Formal courts، وہاں پر سی پی سی، سی آر پی سی اور Evidence Act جو ہے، اس کے نیچے ایک Formal طریقہ کار دیا ہوا ہے اور اس کا Formal form of Procedure ہوتا ہے اور اس کے تحت، اگر اس میں جائیں گے تو، اس کی وجہ سے تو یہ ہم اسلئے بنا رہے ہیں کہ عدالتوں میں لوگ جو ہیں، وہاں پر Pendency زیادہ ہے، یہ تو ہم کہتے ہیں کہ لوگوں کو جلد از جلد اور Summary form of procedure اور Summarized version ہو، اسلئے Informal رکھا ہے، اس کو Formal کرینگے پھر تو عدالتیں موجود ہیں پھر تو اس چیز کی ضرورت نہیں ہے تو یہ Spirit ہے اس لاء کی، تو مہربانی کر کے یہ Withdraw کریں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: یہ خود چونکہ Practicing lawyer رہے ہیں، ان کا تجربہ زیادہ ہے، بس میری ذرا یہ گزارش تھی کیونکہ صرف یہ اگر مجھے سمجھا دیں کہ یہ Informal جو انوسٹی گیشن ہوگی تو اس کی حیثیت جو پھر ہوگی، اس کا کوئی اور طریقہ کار ہوگا، مطلب ہے آپ کا Already ایک Procedure ہے، اس کو Overwrite کریگا۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر۔

وزیر قانون: جس طرح میں نے گزارش کی کہ یہ ایک Summarized procedure، سمری یا اپنا جو وہ دیکھے گا Procedure کو اور جتنا اس کو شارٹ کٹ کر سکتا ہے اور جتنا اس کو، بعض چیزیں وہ Include کریگا، بعض کو Exclude کریگا تو اس کو ایک آپشن ہے لیکن Informal اسلئے رکھا ہے کہ Formal میں ہم جائیں گے تو پھر سی پی سی اگر ہم Include کرتے ہیں تو وہ پھر بڑا لمبا ہو جائے گا یا سی آر پی سی کے تحت اگر، Let say وہ Search and seizure کہیں جاتا ہے اور وہی پر کہیں وہ ریکارڈ کو سرچ کرتا ہے یا وہاں پر Seized کرتا ہے کسی ریکارڈ کو تو پھر تو اس کو اپنے ساتھ مجسٹریٹ لیکر جانا ہوگا،

اس کا پورا وارنٹ ہو گا اور پھر اس کو Seizure memo بنانے ہونگے اور جس طرح پولیس یا ایف آئی اے کے جو Raids ہوتے ہیں، اس قسم کی تو یہ ہم کہہ رہے ہیں کہ اس کو ہم نے Informal رکھا ہوا ہے، Simple رکھا ہوا ہے تاکہ لوگوں کی درخواستیں جلد از جلد نمٹائی جا سکیں، Administrative form of justice ہے تو انشاءاللہ He should not be worried، یہ ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی اسرار اللہ خان صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ سر، میں Withdraw کرتا ہوں لیکن Basically یہ Summary courts ہونگے۔

جناب سپیکر: آپ کا مجھے خود بھی، اچھا Sound good لیکن یہ Explanation جو دے رہے ہیں، یہ کیا ہو گا؟

وزیر قانون: دیکھئے جی، یہ Informal ہم رکھنا چاہ رہے ہیں۔ انوسٹی گیشن کوئی اس طرح ہے، قانون میں جی Defined ہے، انوسٹی گیشن کا جو Word ہے سی آر پی سی میں، This is definee اور اس Definition کو Exclude کرنے کیلئے یہاں پر ہم نے 'Informal' کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اگر ہم انوسٹی گیشن کا صرف کرینگے تو پھر تو سی آر پی سی میں یہ Defined ہے، انوسٹی گیشن لفظ، تو That is what we are trying to exclude تو اسلئے ہم نے اس کو Informal کا لفظ استعمال کیا ہے اور Formal Investigation کو Exclude کیا ہے۔

Mr. Speaker: Now he has withdrawn.
Mr. Israr Ullah Khan Gandapur: Not pressed.
Mr. Speaker: Not pressed. Since the amendment is not pressed, therefore, the original sub clause (5) of Clause 10 stands part of the Bill. Since no amendment has been moved by any honourable Member in sub clauses (1) to (4) and sub clauses (6) to (11) of Clause 10 of the Bill, therefore, the question before the House is that sub clauses (1) to (4) and sub clauses (6) to (11) of Clause 10 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye'.
Voices:'Yes'.
Mr. Speaker: Those who are against it may say 'No'.
Voices: 'No'.

جناب سپیکر: میں دوبارہ پڑھتا ہوں۔ محمود زیب صاحب! آپ تھوڑا Legislation کی طرف بھی توجہ دے دیں۔ یہ ساری امنڈمنٹس بھی نہیں آئیں اور آپ خواہ مخواہ اس کو ڈراپ کرنا چاہ رہے ہیں۔
Since no amendment has been moved by any honourable Member in sub clauses (1) to (4) and sub clauses (6) to (11) of Clause 10 of the Bill, therefore, question before the House is that sub clauses (1) to (4) and sub clauses (6) to (11) of Clause 10 may stand part of the Bill? Now, those who are in favour of it may say 'Aye'.

Voices: 'Yes'.

جناب سپیکر: آپ صحیح Legislation کیلئے آج بیٹھ گئے۔ ابھی Those who are against it may say 'No'.

Voices: 'No'.

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Sub clauses (1) to (4) and sub clauses (6) to (11) of Clause 10 stand part of the Bill. Amendment in Clause 11 of the Bill, first amendment, Mr. Israr Ullah Khan Gandapur, to please move his amendment in sub clause (2) of Clause 11 of the Bill.

Mr. Israr Ullah Khan Gandapur: Thank you, Sir. Sir, I beg to move that in Clause 11, in sub clause (2), before the word "within", the word "thirty days or" may be inserted and the words "or the reasons for not complying with the same" occurring at the end may be deleted.

سر، یہ Sub clause (2) کہتا ہے-----

جناب سپیکر: یہ تھوڑا اوریجنل پڑھ لیں کہ-----

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی سر، اوریجنل کلاز سر، کہتی ہے کہ:

"The Agency shall, within such time as may be specified by the Provincial Ombudsman, inform him about the action taken on his direction".

جناب سپیکر: یہ اگر Before لگائیں گے تو یہ غلط نہیں ہوگا؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: نہیں سر، میں یہ کہتا ہوں کہ 'Within thirty days' مطلب ہے کہ آپ اس کو ایک ٹائم فریم دے رہے ہیں کہ Within thirty days وہ Reply دیگا اور یہ جو موجودہ Sentence ہے، وہ کہتی ہے کہ "Or the reasons for not complying with the

”same ایک طرف تو آپ ان کو اتنے اختیارات دے رہے ہیں کہ اس کا ایک اپنا میکنزم ہوگا Informalانوسٹی گیشن کا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں اسراراللہ خان صاحب، اگر ‘Within thirty days’ کرلیں۔۔۔۔۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: جی سر، یہی میں کہہ رہاہوں اور آگے چل کر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، Beforeتو آپ کہہ رہے ہیں نا۔

Mr. Israr Ullah Khan Gandapur: To move that in Clause 11.

جناب سپیکر: جی Within thirty daysاگر ہو جائے، Beforeکی بجائے Afterہو جائے۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: یہ سر، ہے نا، یہ ایسے ہو جائیگا۔

جناب سپیکر: Any howلاء منسٹر صاحب کو بھی سنتے ہیں نا جی۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: جی سر، اس میں، میں Concludeکرو۔

جناب سپیکر: آپ Explainکریں ذرا۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: یہ سر، (2) Basically sub clause ہے۔ یہ ہے کہ The Agency shall, within such time، یہ Such a time کا کہتے ہیں، میں یہ کہتا ہوں Within thirty days اور آگے چل کر میں یہ کہتا ہوں، Or the reasons for not complying with the same کہ اس کو Delete کیا جائے کیونکہ اگر ایک طرف آپ اس کو اختیارات دیتے ہیں کہ وہ اپنا ایک Mechanism evolveکریگا اور آخر میں اگر محکمے Reasonکے ساتھ لکھ دیں کہ ہم یہ نہیں کر سکتے تو اس کا مطلب ہے کہ محکمہ پھر اس Clauseکے نیچے Prevailکریگا۔ سر، میری اس میں یہ گزارش ہے کہ اگر ہم اس کو Deleteکرلیں تو منسٹر صاحب سے میری یہ گزارش ہوگی۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: جیسا کہ میں نے پہلے گزارش کی تھی کہ یہ Administrative form of justice اور اس میں یہاں پر Ombudsmanکو پاورز دی گئی ہیں تو وہاں پر ڈیپارٹمنٹس کو، ایجنسی کو بھی ایک قسم کی Properاپنی پوزیشن Explainکرنے کا ایک موقع دیا جارہاہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر ہم Thirty daysکرتے ہیں تو اس قسم کی قدغن نہیں لگانی چاہیئے۔ Ombudsmanاگر کسی جگہ پر ٹائم دیگا Within three days، کہیں وہ Seven daysکردے تو اس قسم کا وہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کہیں پر

ہو سکتا ہے، وہ اب کہے کہ بھئی آپ نے یہ پالیسی اختیار کرنی ہے اور اس کو اپنی کیبنٹ سے Approve کرنی ہے Within six months تو ایک یہ ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ Reasons for not complying with the same جو ہے، یہ ڈیپارٹمنٹ کے پاس ایک Opportunity ہونی چاہیئے کہ وہ Explain کرے کہ اس کو کیا مشکلات ہیں، Otherwise اگر اس کو مناسب نہ لگے تو Ombudsman کے پاس اور اختیارات ہیں دوسرے Sections اور Clauses میں کہ جہاں پر وہ اپنے فیصلے منوا سکتا ہے تو گزارش ہے کہ واپس لے لیں۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی اسرار اللہ خان صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: Without being convinced میں زور نہیں دیتا۔

Mr. Speaker: Since the amendment is not pressed, the original sub clause (2) of Clause 11 stands part of the Bill. Amendments in Clause 11 of the Bill, second amendment. Mr. Israr Ullah Khan Gandapur, to please move his amendment in sub clause (3) of Clause 11 of the Bill.

Mr. Israr Ullah Khan Gandapur: Sir, I beg to move that in Clause 11, in sub clause (3), for the word "reasons", the word "reply" may be substituted.

سر، چونکہ میرا پہلی امنڈمنٹ اس کے ساتھ تھی تو انہوں نے Agree نہیں کیا، یہ ان دونوں کا ایک ربط برقرار رکھنے کیلئے میں نے لائی تھی کیونکہ پھر جو گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹس ہونگے، ان کا ایک مائنڈ سیٹ ہو گا کہ ہر چیز میں وہ Reason دینگے تو اگر ہم اس کو Reply سے Substitute کر لیں تو منسٹر صاحب اس کو ذرا دیکھیں۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: یہ اس طرح ہے جی کہ Reply does not necessarily means, it should include reasons. چونکہ یہاں پر ہم نے Reasons دیں کہ ایجنسی نے وجوہات بیان کرنی ہیں، صرف Reply اگر ہو گا تو پھر ضروری نہیں ہے کہ اس میں Reasons بھی Include کی جائیں تو وہ Premise ہے۔ Basically یہ ہماری جو Legislation ہے یا اس کی جو Thinking ہے تو یہ ہے Basically، اگر واپس لے لیں پلیز تو یہ مہربانی ہو گی۔

Mr. Speaker: Withdrawn?

Mr. Israr Ullah Khan Gandapur: Ji, Withdrawn.

Mr. Speaker: Since the amendment is withdrawn, therefore, the original sub clause (3) of Clause 11 stands part of the Bill. Since no amendment has been moved by any honourable Member in sub clause (1) and sub clauses (4) to (6) of Clause 11 of the Bill, therefore, the question before the House is that sub clause (1) and sub clauses (4) to (6) of Clause 11 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Sub clause (1) and sub clauses (4) to (6) of Clause 11 stand part of the Bill. Clauses 12 to 13 of the Bill. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 12 to 13 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 12 to 13 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 12 to 13 stand part of the Bill. Amendment in Clause 14 of the Bill. Mr. Abdul Akbar Khan to please move his amendment after sub clause (8) of Clause 14 of the Bill.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you. Mr. Speaker, I beg to move that in Clause 14, after sub clause (8), the following new sub clause (9) may be added, namely,-

"(9) The Ombudsman shall decide the complaint within three months".

جناب سپیکر، اب جب آپ ان کو اتنا اختیار دے رہے ہیں، اتنی مراعات دے رہے ہیں، سب کچھ دے رہے ہیں تو کم از کم اس پر بھی تو کچھ قدغن لگائیں نا کہ اگر کوئی Complaint کرے تو سالوں سال ان کے پاس نہ پڑی ہو تو کچھ Time limit دے دیں۔ ٹھیک ہے میں نے تین مہینے کا کہا ہے، اگر حکومت اس کو تین مہینے ایک دن کرتی ہے، تین مہینے چار دن کرتی ہے لیکن کچھ Time limit تو ہونا چاہیئے تاکہ اس طرح تو نہ ہو کہ میں آج درخواست دے دوں اور پھر میں سالوں سال بیٹھا رہوں اور مجھے اس کا کوئی پتہ بھی نہ لگے کہ اس پر عمل ہوا ہے کہ نہیں ہوا ہے؟

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: دیکھیں جی، یہ جو قانون لایا جارہا ہے تو یہ اسی وجہ سے ہم لا رہے ہیں کہ بہت سی چیزیں ہیں جو عام عدالتوں میں ہیں، They are lingering there for ages, for years اور Administrative form of justice کی Requirements بھی یہی ہیں کہ It should be expeditious تو میرے خیال میں یہ یہاں پر کوئی قدغن ابھی دیکھ لیں، For instance ہم نے، Acts of parliament یہاں پر موجود ہیں جہاں پر Seven days ٹرائل کیلئے دیا گیا ہے، مثلاً آپ Anti terrorist laws لے لیں تو اس میں یہ ہے کہ Within seven days یہ ٹرائل Conclude ہوگا لیکن آج تک کبھی ہوا نہیں ہے، سال دو سال میں بھی نہیں ہوتا، تو میرے خیال میں کوئی Time limit دینا اس کیلئے Legally ٹھیک نہیں ہوگا کیونکہ Within three months میں اگر اس نے وہ کمپلیٹ نہ کیا تو اس کے بعد اگر وہ کوئی کارروائی کر رہا ہے تو پھر شاید Illegal ہو جائے یا چیلنج ہو سکتا ہے کسی اور فورم میں، لہذا۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کے خیال میں کوئی Evidence وغیرہ لیٹ ہو جاتے ہیں، یا وہ لیٹ ہوگا۔۔۔۔

وزیر قانون: یا کوئی چیز ایسی رہ گئی ہے تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: لیکن آج کل یہ سول پروسیجر کو جو دیکھتے ہیں نا، بہت لمبا لمبا ٹائم۔۔۔۔

وزیر قانون: نہیں، نہیں، تو ہم لائے اسلئے ہیں کہ لوگ تنگ آ گئے ہیں عام عدالتوں سے کہ وہاں پر انصاف بڑا Delay ہو رہا ہے تو لہذا ہماری کوشش یہ ہوگی انشاء اللہ کہ دنوں میں یا ہفتوں میں کیسز کو نمٹائیں۔ تھینک یو۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! آج یہ حکومت ہے، کل نہیں ہوگی، کوئی اور ہوگا، کوئی اور ہوگا، آخر آپ ایک ادارہ بناتے ہیں، اس کو اتنے زیادہ پاورز دے رہے ہیں، آپ یقین کریں اور آپ دیکھیں گے کہ جب یہ فنکشن میں آ جائیگا تو اس کے ساتھ کتنے اختیارات ہونگے، ہم تو اسلئے یہ امنڈمنٹ، ہمیں پتہ ہے کہ ہماری امنڈمنٹس Kill ہونگی لیکن ہم یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتے ہیں، اسلئے میری درخواست ہوگی، چلو یہ آپ نہیں کرتے تو اور قدغن لگائیں، کوئی اور فل سٹاپ لگائیں تاکہ وہ ادارہ بھی، کم از کم اس کے پاس بھی کوئی بات ہو کہ ہم نے کسی کو جوابدہ ہونا ہے، ہم نے بھی کسی کیس کو فیصلہ کرنا ہے، اس طرح تو نہیں کہ سالوں سے درخواستیں پڑی ہوں اور وہ پھرتے رہیں اور فیصلہ نہیں کرتے ہیں، تو اس میں حکومت، ٹھیک

ہے میں نے ٹائم پروپوز کی ہے، وہ ٹائم نہیں تو کوئی اور ٹائم آپ دے دیں لیکن کم از کم کچھ نہ کچھ Restrictionsتواس پر رکھیں نا۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ کی بات صحیح ہے کہ کچھ، ان کی جو Legalities چونکہ Practicing lawyerہیں وہ، انہوں نے کیا ہے شاید وہ جیسے، لیکن کچھ نہ کچھ-----۔

وزیر قانون: میں ہاؤس کی Satisfaction کیلئے Six months کا، اگر آپ Agree کرتے ہیں تو ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: ہاں جی؟

جناب عبدالاکبر خان: Six monthsاگر وہ کرتے ہیں توI agree with him، وہ کہتے ہیں کہ آپ Three months کو Withdraw کرکے Six months کر دیں تو ٹھیک ہے، میں Agree کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ دا Six months هم ډیر زیات شو، د Quick justice د پاره Six months هم-----

جناب عبدالاکبر خان: اب اگر مادر پدر آزاد ہوتا ہے پھر تو سالوں لگ جاتے ہیں، سر۔

Mr. Speaker: The portion further amended moved by the honourable Member may be adopted.

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: دغه کښې به ئې Six months چینج کړئ۔ Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it .The amendment is adopted.

ویسے آپ کی اس میں کچھ تھوڑی سی Genuineوہ لگ رہی تھی، تھوڑا سادہ ہونا چاہیئے۔

Thank you, Law Minister Sahib. Since no amendment has been moved by any honourable Member in sub clauses (1) to (8) of Clause 14 of the Bill, therefore, the question before the House is that sub clauses (1) to (8) of Clause 14 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Sub clauses (1) to 8 of Clause 14 stand part of the Bill. Amendment in Clause 15 of the Bill. Mr. Israr Ullah Khan Gandapur, to please move his amendment in sub clause (1) of clause 15 of the Bill.

Mr. Israr Ullah Khan Gandapur: Thank you, Sir. I beg to move that in Clause 15, in sub- clause (1), before the word "premises", the word "Agency" may be inserted.

سر، میری اس میں گزارش یہ ہے کہ یہ Basically power to enter and search any premises, جیسا کہ منسٹر صاحب نے کہا کہ اس کے Informal طریقے ہونگے، اگر ہم اس کے سٹاف اور اس کو یہ اختیار دے دیں کہ آپ ہر کسی کے Premises میں جا سکتے ہیں تو یہ تو میرے خیال میں سر، بہت غم بن جائیگا۔ بہتر یہ ہوگا کہ اس پر ایجنسی، کیونکہ اس کا کام آفیسرز کے ساتھ ہوگا تو Agency premises جہاں پر ان کا کام ہو، یہ اگر Add کر دیں۔ تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: میں کوشش کرتا ہوں کہ اس پوائنٹ کو Clarify کر دوں۔ اس طرح ہے جی کہ ہم نے اس کو اس سوچ کے اوپر بنایا ہے کہ اگر ایک ریکارڈ ہے اور وہ ریکارڈ ایک سرکاری دفتر سے ایک آدمی نے کسی دوسری Premises پر کوئی چیز رکھی ہوئی ہے اور Ombudsman اپنا ایک نمائندہ یا نمائندے بھیجتا ہے اور وہاں سے وہ ریکارڈ حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے تو پھر اس کے پاس اختیار نہیں ہوگا لیکن ہمیں یہ ضرور ذہن میں رکھنا چاہیئے کہ Ombudsman کا جو ادارہ ہوگا، انشاء اللہ یہ کوئی گسٹاپو نہیں ہے کہ جا کر لوگوں کو گھروں میں Arrest وغیرہ یا وہ شروع کر دیگا، یہ Definitely-----

جناب سپیکر: یہ دیکھیں، اگر وہ اختیار جب آپ دے دیتے ہیں تو وہ تو He can do any thing۔

وزیر قانون: اختیار تو جی سارا، ساری اسمبلی-----

جناب سپیکر: نہیں جی، اگر آپ 'Any premises' اختیار دیتے ہیں-----

وزیر قانون: اختیار، اس میں بات یہ ہے جی کہ اگر کسی نے-----

جناب سپیکر: اور اگر یہ پولیٹیکل، ابھی تو آپ نہیں کریں گے، آپ تو اچھے Intentions کے ساتھ کر رہے ہیں لیکن اگر کل کوئی پولیٹیکل بندہ Victimization پہ آ گیا، کوئی اپوائنٹمنٹ ایسی ہو گئی، اس میں تھوڑا سا، اس پہ ہمیں ذرا کلیئر کریں۔

وزیر قانون: اس میں اس طرح دیکھیں، وہ تو اس طرح ہے، وہ تو اگر یعنی پرائیویٹ گھروں پہ تو پولیس عام کرائمز میں جاکر، وہ جاتی ہے، مجسٹریٹ جاسکتے ہیں، یہاں پر تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یرہ عبدالاکبر خان، دا ضروری شے دے، دا لڑ اوگورہ، دا کلاز لڑ ڈیر ضروری دے۔ جی۔

وزیر قانون: اس ادارے کو اگر ہم اتنا اہم کام دے رہے ہیں کہ ہمارا جو Existing نظام ہے تو اس کو یہ ایک قسم کا Jolt دے گا اور کرائم، کہیں پر اگر کوئی کرپشن ہو رہی ہے یا کہیں پر Maladministration ہو رہی ہے، اگر اس کو ٹھیک کرنے کیلئے یہ ادارہ ہم لا رہے ہیں تو میرے خیال سے We should trust them اور خدانخواستہ، خدانخواستہ کہیں اگر Misuse ہو تو اسمبلی کے پاس اختیار ہوگا، کوئی بھی اسمبلی ہوگی تو وہ اختیارات Withdraw کرلے گی تو انشاء اللہ ایسا ہوگا نہیں۔ میرے خیال سے Let's trust this institution اور ہم Mutual trust کے اوپر یہ ادارہ بنا رہے ہیں انشاء اللہ۔ Let's forbid, leaves it up to the expectation of all of us.

Mr. Speaker: Abdul Akbar Khan! I am not clear, I am not clear.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب! ہاں اگر آپ Substitute کرنا چاہتے ہیں Premises کو ایجنسی پر، تو اگر Premises۔۔۔۔۔

(شور)

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، اگر Premises، جناب سپیکر، یہ اتنا بڑا Word ہے کہ اس میں آپ سب کچھ ڈال سکتے ہیں۔ Premises تو کسی کا گھر بھی ہو سکتا ہے، کسی کا حجرہ بھی ہو سکتا ہے، کسی کی دکان بھی ہو سکتی ہے، پرائیویٹ کسی کی جگہ بھی ہو سکتی ہے، تو اگر آپ کا مقصد یہ ہے کہ ہم کسی دفتر کو سرچ کرتے ہیں یا کسی Public place کو، مطلب ہے کہ پاس جاتے ہیں تو پھر میرے خیال میں یہ امنڈمنٹ بہت ضروری ہے۔ اس طرح نہ ہو کہ Premises کا سہارا لے کے کل کوئی انوسٹی گیشن یا کوئی آدمی کسی کے گھر جائے کہ جی مجھے تو Premises کے سرچ کا اختیار ہے کیونکہ Premises define نہیں ہے۔ اگر Define ہوتا تو اب یہ Definition۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، اصل میں، اصل میں آنریبل لاء منسٹر صاحب Clear clean بندے ہیں تو وہ اپنی اچھی Intentions کے ساتھ ایک چیز پڑھ رہے ہیں لیکن اس کو ذرا زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: یا تو Definition clause میں Premises کی Definition ڈال دیں تو پھر تو ٹھیک ہوگا لیکن جب آپ کی Definition Clause میں Premises define نہیں ہے تو پھر اسی، جو Premises کا نہیں ہے، Define نہیں ہے تو اسی کا سہارا لے کے ہر کوئی اس کو Wrong interpret کر سکتا ہے۔

جناب سپیکر: آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: اس طرح ہے جی کہ یہ اس طرح نہیں ہے کہ لوگ یہ، Ombudsman کے آفس کے، Ombudsman خود یا اس کے ادارے کے لوگ کسی کے گھر کی پرائیویسی اس طرح جا کر توڑ سکتے ہیں؟ نہیں، اس طرح نہیں ہوتا۔ ہوتا یہ ہے کہ Complaint under investigation ہو، اگر ایک آدمی، ایک ادارہ Under investigation ہے، For instance ایک سٹور کیپر ہے، اس کے خلاف آتا ہے کہ جی سرکاری سٹور سے اس نے سامان اٹھا کے۔۔۔۔

جناب سپیکر: لیکن اس میں Excluding تو آپ نے نہیں لکھا ہے نا، وہ وضاحت بھی تو نہیں ہوئی ہے۔

وزیر قانون: مجھے تھوڑا سا، ذرا موقع دیں، شاید میں کلیئر کر دوں۔ اس طرح ہے کہ میں Example۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ثاقب اللہ خان! یو منٹ تہ ادریږہ، دوئ کلیئر کړی۔ جی۔

وزیر قانون: اس طرح ہے جی کہ اگر، For instance ایک سٹور کیپر ہے، اس نے سرکاری سٹور سے سامان اٹھا کر کسی پرائیویٹ جگہ پہ رکھ دیا ہے تو پھر Ombudsmen کے آفس کے پاس وہ ایسا اختیار ہوگا کہ وہ کسی پرائیویٹ Premises میں یا پرائیویٹ سٹور میں جا کر وہاں سے وہ کریں اور دوسرا یہ کہ یہ صرف، جو آدمی Under investigation ہے یا جو آفس Under investigation ہے، صرف اسی کے Premises، اسی سے Related premises میں یہ جا سکتے ہیں، یہ تو نہیں ہے کہ مطلب تمام لوگوں کے گھر جانا شروع ہو جائیں گے۔ مطلب یہ کہ ایک آدمی Under investigation ہے تو صرف اس کے Private premises میں انٹری ہو سکتی ہے۔ اگر اس نے سامان یا ریکارڈ کہیں پر کسی اور جگہ پہ چھپا کر رکھا ہے تو وہاں سے اس کو تلاش کیا جا سکتا ہے، اس کا اس کے پاس اختیار ہوگا، لہذا یعنی اگر ہم یہ سوچیں کہ یہ تمام Laws abuse ہونگے پھر تو مطلب ہے اس طرح سسٹم نہیں چلے گا۔ Presumption یہ ہوگا کہ انشاءاللہ یہ Abuse نہیں ہوگا اور صحیح طریقے سے پبلک انٹرسٹ میں یہ

سارے پاورز استعمال ہونگے اور آپ کے فائدے کیلئے ہونگے، لہذا They should trust us اور انشاء اللہ یہ، مہربانی کر کے یہ واپس لے لیں۔

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان، پلیز۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، زما خیال دے چه د لاء منسټر صاحب Intentions یا د لاء چه کوم یو Intentions دی نو په هغے باندے د چا هم څه اعتراض نشته جی خو که فرض کړه، پی اے سی کښے ډیر ځل مونږ ته داسے دغه راشی، انوسټی گیشن کښے چه چرته یو کلرک یا ریکارډ کیپر خپل سامان دغه ته یوسی جی، کور ته ریکارډ د ځان سره راوړی، بیا به هغے سټیج کښے څه وی؟ نو زما ریکویسټ دا دے جی چه که لاء منسټر د Clarification purposes د پاره دا امنډمنټ اومنی نو څه فرق به نه پریوځی۔ بعض ځل اکثر ریکارډ کیپران چه وی نو هغه ریکارډ کور ته یوسی، انوسټی گیشن کښے راځی، بیا به څه کیږی سر؟

(قطع کلامی)

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: نه نو سر، Clarification purpose کښے خو څه فرق نه پریوځی جی، زما خیال دے چه Clarify به شی جی۔

جناب سپیکر: جی، دیخوا جی دیخوا۔ جی لاء منسټر صاحب۔

وزیر قانون: زما په خیال چه کومه خبره ما کول غوښتل، هغه ثاقب خان اوکړه خو هغوی په دغه امنډمنټ باندے پوهه نه شو۔ ثاقب خان! چه کوم ما Example ورکړو نو هغه خو دیکښے اختیار ورکوی، هغوی ترے اختیار اخلی۔ مهربانی اوکړئ دیکښے .Let’s be positive about it

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: تاسو جی په دیکښے ’ایجنسی‘ لفظ دغه کړئ چه فرق اوشی چه دا Clarification purposes څه کوی جی؟

جناب سپیکر: ثاقب خان! دا Any premises چه دے کنه، دا انډر ډسکشن دے جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: او کنه سر، مونږه وایو چه امنډمنټ اومنئ نو هغه به Clarify شی کنه سر۔

وزیر قانون: نه، مونږ نه سپورټ کوؤ جی، I am sorry۔

جناب سپیکر: جی اسرار اللہ خان صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، چادر اور چار دیواری کا ایک تحفظ ہے اور وہ آپ کو آئین دیتا ہے، آپ کو قانون دیتا ہے، یہ جو آپ بنا رہے ہیں، اس کے Overriding effects ہیں۔ جیسا کہ آپ نے کہا کہ لاء منسٹر صاحب خود اچھے بندے ہیں، وہ Idealism میں سوچتے ہیں۔ اس کا جو Basic criteria ہے، اس کو بھی ہم نے Simple کر دیا کہ Man of integrity۔ سر، Man of integrity ایسا ہے کہ مطلب ہے ہم کسی کو بھی بٹھا سکتے ہیں۔ مطلب ہے جس میں Corrupt practices نہ ہوں، اس قسم کے نہ ہوں تو سر، یہ اس قسم کے لاء میں آپ اگر کسی کو Any premises کا اختیار دے دینگے تو یہ تو سر، کل کو بالکل غلط استعمال ہو سکتا ہے اور میری بھی یہ ہے کہ میں اس کو Press کرتا ہوں کہ اس پہ آپ ووٹنگ کر لیں۔ سر، منسٹر صاحب سے میری یہ گزارش ہے کہ مہربانی کر کے، یہ کوئی اس قسم کی چیز میں نہیں مانگ رہا، یہ چادر اور چار دیواری کا تحفظ ہے تو مہربانی کر کے ایجنسی تک اس کو Restrict کر لیں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye'.

Voices: 'Yes'

Mr. Speaker: Those who are against it may say 'No'.

Voices: 'No'.

جناب سپیکر: آواز 'No' کی بڑی Slow آئی-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: نہیں، آپ کی میجارٹی ہے، میں اس کی وہ کرتا ہوں لیکن کم از کم 'Yes' اور 'No' تو بولیں۔ اگر Legislation، لاء میں حصہ نہیں لے رہے ہیں تو کم از کم ووٹنگ میں تو حصہ لے لیں نا۔

مفتی کفایت اللہ: اگر آواز صحیح نہیں ہے تو ووٹنگ کرا لیں۔

Mr. Speaker: Challenged. Those who are in favour of it may stand up please. Count down.

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

Mr. Speaker: Those who are against it may now stand up before their seats.

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

Mr. Speaker: In favour 10, against 40.

(تحریک مسترد کر دی گئی)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. The amendment is dropped and original sub clause (1) of Clause 15 stands part of the Bill. Therefore the whole Clause 15 stands part of the Bill.

یہ Legislation ہے اور اس میں تھوڑی سی آزادی ہونی چاہیئے۔ عبدالاکبر خان اگر نہیں اٹھے تو ٹھیک ہے، Abstain کر گئے۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): سر! چه دے پاشیدلے وے ځکه چه د پارټئ پابندی پکار ده، پارلیمانی لیډر دے، دومره آزادی-----

جناب سپیکر: نه، دا Legislation دے، دا Money bill نه دے جی۔ This is not the money bill...

(قطع کلامی)

Mr. Speaker: No, no, this is legislation. Ji, Mr. Abdul Akbar Khan, amendment in Clause 16 of the Bill. Mr. Abdul Akbar Khan MPA, to please move his amendment in Clause 16 of the Bill.

Mr. Abdul Akbar Khan: Janabe Speaker, I beg to move that Clause 16 may be deleted.

اب جناب سپیکر، کلاز 16 کو اگر آپ دیکھیں کہ یہ اتنے Unlimited powers دیئے جا رہے ہیں کہ میں تو نہیں سمجھتا ہوں کہ اس کا انجام کیا ہوگا؟ "The Provincial Ombudsman shall have the same powers, mutatis mutandis, as the High Court has to punish any person for its contempt" جناب سپیکر، آپ اگر اس کے کلاز 16 کو دیکھیں، یہ Contempt کا Clause جو Ombudsman کو پاور دیتا ہے کہ وہ ہائیکورٹ کے جج، ہائیکورٹ جس طرح Contempt کرتا ہے، اختیار رکھتا ہے تو اسی طرح وہ بھی رکھے گا لیکن اگر جناب سپیکر، آپ کانسٹی ٹیوشن کے آرٹیکل 204 کی طرف آئیں تو "Court In this Article,-----

جناب سپیکر: اس میں ہائیکورٹ اور سپریم کورٹ دونوں کو Contempt-----

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، صرف ادھر تک ہے، Contempt کی جو پاوٗر ہے Under the Constitution وہ صرف سپریم، میں آپ کو پڑھ کے سناتا ہوں سر، "204. (1) In this Article 'Court' means the Supreme Court or a High Court. (2) A Court shall have power to punish any person" پھر وہی بات جو Contempt کی بات ہے، اسلئے جناب سپیکر، جب صرف کورٹ کی Definition ہے تو وہ صرف دو، اب سیشن کورٹ جو ہے نا، وہ کورٹ نہیں ہے لیکن ہائیکورٹ اور سپریم کورٹ کورٹس ہیں Under the Constitution اور صرف انہی کے پاس اختیار ہے کہ وہ Contempt proceeding کر کے کسی کو Contempt of Court, Contempt میں سزا دے سکتے ہیں لیکن یہاں پر جناب سپیکر، اگر آپ دیکھیں تو میں تو بڑا، خیر تو چھوڑیں لیکن جناب سپیکر، اس کے سٹاف کے ساتھ، اس کے کلرک کے ساتھ، اس کے چپڑاسی کے ساتھ کسی ضلع میں، تحصیل میں آپس میں یا کسی کے ساتھ اگر کوئی واقعہ ہو جاتا ہے تو وہ بھی Contempt میں آ جائے گا کہ اس نے توہین عدالت کیا ہوا ہے اور اس کو سزا ملے گی۔ میں نہیں سمجھتا کہ ہم ہائیکورٹ کے جج، ہائیکورٹ کے اختیارات اور سپریم کورٹ کے اختیارات کیوں ایک ایسے ادارے کو دے رہے ہیں کہ جو کل ہمارے لئے مصیبت بنے گا؟

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: اس طرح ہے جی، اگر میرے بزرگ یہ اٹھا کر جو Federal legislation ہے، Federal Ombudsman کا جو ادارہ ہے، وہ قانون پڑھ لیں اور باقی تمام صوبوں میں جو ادارے ہیں، ان کے قوانین پڑھ لیں تو سب میں یہ موجود ہے اور اس کے علاوہ بھی بہت سے قوانین میں یہ چیز موجود ہے کہ یہ جو پاوٗرز ہیں، وہ Through statutory provision جو ہے، یہ Include کی جا سکتی ہیں اور یہ ابھی سے نہیں بلکہ جب سے محتسب کا یہ ادارہ اس ملک میں بنا ہے تو اس وقت سے اس کے پاس یہ پاوٗرز ہیں۔ Contempt کے پاوٗرز آپ لے لیں تو پھر یہ کون پوچھے گا؟ اس کو اگر آپ ایک Suppose، جوڈیشل فنکشنز، اگر اس کے پاس Contempt کے پاوٗرز نہیں ہیں تو ہر عدالت کے پاس ہوتے ہیں، اس کا کام جو ہے، یہ تو Cause ہے، جوڈیشل باڈی ہے اور اس کی جو، بلکہ میں آپ کو یہ بھی آن ریکارڈ بتا دوں کہ یہ جو ادارہ ہم بنا رہے ہیں، اس کا جو فیصلہ ہوگا، اس کی اہمیت کے اوپر Already سندھ ہائیکورٹ نے Decision دیا ہوا ہے کہ یہ سنگل بنچ یا ایس بی کا جو ہے، اس کی جتنی ویلیو ہوگی تو اگر آپ، ایک Cause ہے، جوڈیشل باڈی کو وہ Contempt powers نہیں دیتے تو وہ تو پھر It will become a

laughing stock،اس کی کوئی پرواہ نہیں کرے گا اور میں صرف اتنا کہتا ہوں کہ میرے پاس یہ تمام Manual of Ombudsman Law ہیں، پورے ملک کے جتنے ہیں تو میں ابھی ان کو دکھا دیتا ہوں، یہ Already موجود ہے جب سے Ombudsman کا لاء ہے تو یہ میرا خیال ہے کہ ایشو Withdraw کرلیں، کوئی اتنا بڑا ایشو نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی عبدالاکبر خان۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> یہ بار بار وزیر صاحب سے ہم سن رہے ہیں جی کہ یہ فلاں صوبے میں، فلاں صوبے میں، اگر فلاں صوبے کے لاء کو یہاں پہ نافذ کریں تو کیوں ہم یہ Legislation کرتے ہیں؟ جناب سپیکر، یہ ٹھیک ہے لیکن اگر آپ نے اس کے سٹاف کو بھی یہ اختیار دے دیا کہ ان کے ساتھ بھی اگر کوئی، جناب سپیکر، ہمیں پتہ ہے کہ ہماری امنڈمنٹس کا کیا حشر ہوگا لیکن ہم ریکارڈ پہ لانا چاہتے ہیں کہ Contempt of Court کے پاؤر دے کر آپ میرے خیال میں اس صوبے کے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں پھر بھی میں Withdraw کرتا ہوں۔

(قہقہے)

<u>جناب سپیکر:</u> (ہنستے ہوئے) نہیں، آنریبل لاء منسٹر صاحب کی ایک بات ٹھیک ہے کہ Contempt والے اختیارات اگر نہ ہوں تو اس بیچارے کو کون پوچھے گا؟

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر، میرا مطلب یہ ہے کہ اب تو۔۔۔۔

<u>ایک آواز:</u> یہ تو Withdraw ہو گئے ہیں جی۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> وہ تو میں نے Withdraw کیا ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، ابھی آپ نے تو Withdraw کیا، نہیں، میں ویسے آپ سے پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ۔۔۔۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> سر! وہ تو میں نے۔۔۔۔

(قطع کلامی)

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> میں نے تو۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، نہیں، میں نے یہ نہیں کہا۔ میں نے یہ کہا کہ اس کا سٹاف جدھر بھی ہے اور اس کے ساتھ بھی اگر آپ نے چھیڑ چھاڑ کی تو وہ بھی Contempt میں آئے گا، وہ بھی آپ کو Contempt proceeding پہ بلا سکے گا۔

Mr. Speaker: Since the amendment is withdrawn, therefore the original Clause 16 Stands part of Bill. The Whole Clause 16 stands part of the Bill. په دیکښے خو دغه نه وو شوے کنه، امینډمنټس خو اوشو۔

Since no amendments has been moved by any honourable Member in Clauses 17 to 19 of the Bill, therefore the question before the House is that Clauses 17 to 19 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 17 to 19 stand part of the Bill. Amendments in Clause 20 of the Bill, first Amendment, Mr. Abdul Akbar Khan, to please move his amendment.

Mr. Abdul Akbar Khan: Mr. Speaker, I beg to move that in Clause 20, after the word "duties", the words "with approval of Provincial Government" may be added.

اب جناب سپیکر، جو ڈیوٹی ہے۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، اچھا یہ "The Provincial Ombudsman may appoint"، سر، آپ اس کے اختیارات کو دیکھیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے، اس کو کتنا اختیار دے رہے ہیں؟ "Appoint on such terms and conditions, competent persons of integrity as advisors, consultants, fellows, bailiffs, interns, commissioners and experts to assist him in the discharge of his duties". پہلے تو سر، یہ پورا Clause ہی نہیں ہونا چاہیئے تھا لیکن پھر میں نے کہا کہ چلو Clause کو آپ رکھتے ہیں تو اس کو پراونشل گورنمنٹ کی Approval سے آپ Attach کر لیں تاکہ وہ اپنی مرضی سے اس طرح کنسلٹنٹ اور ایڈوائزرز، سب کچھ تو نہ لیا کریں ناجی۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: اس طرح ہے جی کہ یہ ہم فیوچر کا سوچ رہے ہیں کہ انشاء اللہ اس ادارے کا اثر ورسوخ اسی محکمے کے اوپر بھی ہوگا، اس میں ریسرچ فیلوز بھی ہونگے۔ اس میں اگر ہم یہ کہتے ہیں کہ پراونشل گورنمنٹ ادھر اپنے ایڈوائزرز بٹھالیں تو پھر تو وہ Compromise ہو جائے گا، وہ تو پھر پراونشل گورنمنٹ کے ایڈوائزرز بیٹھے ہونگے، وہ اس کو جو لکھ کر دیں گے تو وہی فیصلہ ہوگا۔ ایک تو اسلئے یہاں پر اگر ضرورت ہوئی تو اس میں ایک ایڈوائزر رکھنا ہے صرف Opinion لینے کیلئے، لیگل ایڈوائزر رکھنا ہے کہ فانشل ایڈوائزر رکھنا ہے؟ For instance فانس ڈیپارٹمنٹ میں اگر کوئی Financial Bungling ہوئی ہے اور پراونشل گورنمنٹ جو ایکسپرٹ دے گا تو وہ بھی پراونشل گورنمنٹ کا بندہ ہوگا تو پھر How can be independent؟ تو اسلئے یہ ضروری نہیں ہے کہ یہ سارے لیں لیکن ہم پراونشل گورنمنٹ کی Influence وہاں پر نہیں چاہتے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب! میں نے یہ نہیں کہا کہ پراونشل گورنمنٹ، میں نے یہ کہا ہے کہ With the approval of the Provincial Government، میں نے یہ لفظ Add کیا ہے 'With the approval'، آپ اس کو ہزار بار ایسے وہ اختیارات دے رہے ہیں، 'الا بلا'، کیا کہتے ہیں جناب، مجھے تو اس کی اردو بھی نہیں آرہی ہے۔

وزیر قانون: دیکھیں جی، آپ اپنا اختیار دے رہے ہیں، یہ سمجھ کر ہمیں پتہ ہے کہ انشاء اللہ یہ ادارہ Deliver کریگا۔ اپنے اختیارات اگر دینے ہیں تو آپ کو اس کے اوپر خوش ہونا چاہیئے کیونکہ اس پر کتنے۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، آپ اس ادرے کو خودسر بنا رہے ہیں۔ آپ اختیارات نہیں دے رہے ہیں، آپ اس ادارے کو خودسر بنا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: They are the same, پہ دیکبنے بہ Same amendments دغہ خو دوئ کوی۔ د چا Grammatically فرق دے پکبنے ؟

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: نہ اول دا یو بہ د دوئ واخلو کنہ۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ ان کی امنڈمنٹ بھی کلاز 20 میں ہے تو دونوں اگر ساتھ ساتھ ہی، مطلب ہے کہ اس کو Dispose of کرنا ہوگا۔

<u>جناب سپیکر</u>: لف کر لیں۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: یہ امنڈمنٹ بھی کلاز 20 میں ہے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Mr. Israr Ullah Khan Gandapur, to please move his amendment in clause-----

<u>Mr. Israr Ullah Khan Gandapur</u>: Sir, I beg to move that in Clause 20, before the word "appoint", the word "Honorary" may be inserted and the words and comma "on such terms and conditions" may be deleted.

سر، جیسا کہ عبدالاکبر خان صاحب نے کہا کہ جب اس کے پاس اتنے اختیارات ہونگے اور آگے چل کے سر، اس کا جو بجٹ ہے تو ہم نے اس کو Consolidated Fund میں ڈالا ہے جس کا مطلب ہے کہ آپ پھر پوچھ بھی نہیں سکیں گے اور آپ اس کو اتنے اختیارات دیں گے کہ وہ مطلب Fellows, bailiffs, interns, commissioners اگر اپوائنٹ کریں تو اس کی Accountability کا پھر کیا طریقہ کار ہوگا؟ تو میں یہ سمجھتا ہوں، اگر یہاں وہ سمجھے گا کہ مجھے بندوں کی ضرورت ہے تو Honorary طور پہ ان کو اپنے ساتھ لے لیں بجائے اس کے کہ پھر ان کے Terms and conditions ہوں اور جس کی Accountability پھر اسمبلی نہیں کر سکے گی اور منسٹر صاحب نے کہا کہ Policy making پارلیمنٹ یا اسمبلی ہے، ہم Legislation کرتے ہیں، گورنمنٹ یہ پالیسی بنائے گی، اگر یہ پالیسی نہیں بناتے تو گورنمنٹ کی کیا ضرورت ہے؟

<u>جناب سپیکر</u>: آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون</u>: اس طرح ہے جی کہ یہ کہہ رہے ہیں کہ Great کام ہونا چاہیئے، تمام ایڈوائزرز یا ایکسپرٹس جتنے بھی لوگ ہیں، Because اس میں تو Bailiffs بھی ہیں، Fellows بھی ہیں اور کنسلٹنٹس بھی ہیں تو سب لوگ اگر مفت کام کرنا شروع کر دیں تو بڑا مشکل ہوگا جی، یہ جذبہ ہونا چاہیئے لیکن ایسا Practically possible نہیں ہے جی۔ اگر آپ یہی، کوئی بھی ادارہ ہے، میں آپ کو Examples دیتا ہوں جی کہ جتنے بھی، For instance ریگولیٹری اتھارٹیز مرکز میں ہیں، 'نیپرا' ہے، اس کے علاوہ 'اوگرا' ہے اور اس کے علاوہ کافی Regulatory regimes ہیں اور اس میں آفس کے علاوہ، جن کا کام جو ہے Oversight ہوتا ہے یا ریگولیشنز ہوتی ہیں، Regulatory oversight ہوتا ہے تو ان کے پاس تمام Access میں یہ اختیار ہوتا ہے کہ یہ ایڈوائزر اور کنسلٹنٹس یہ لوگ رکھتے ہیں لیکن

Obviously اگر، Ombudsman کے پاس تو یہ نہیں ہے کہ وہ سینکڑوں کی تعداد میں ایڈوائزر رکھے، کوئی آرمی تو نہیں رکھی ہوئی ہے اس نے اپنی ضرورت کے مطابق اور اگر کوئی خاص کیس ہے یا کوئی بہت بڑا Scam وہ Investigate کر رہا ہے اور اس کو ضرورت ہے کسی ریٹائرڈ، Let's say کسی پولیس آفیسر کی یا کسی فنانشل ایکسپرٹ کی تو He should be able to hire him اور اس کے پاس اتنا اختیار کم از کم ہونا چاہیئے تو یہ بڑی عام سی کلاز ہے، تمام لاز میں ہوتا ہے تو کوئی خاص Distractive چیز نہیں۔ Now we don't support, thank you.

Mr. Speaker: Request to withdraw. Ji, request to withdraw.

جناب عبدالاکبر خان: سر، ہم تو چاہتے تھے کہ حکومت اختیار لے، اگر حکومت اپنا اختیار کسی اور دینا چاہتی ہے تو ہم کیا کریں گے؟

جناب سپیکر: جی اسرار اللہ خان صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: یہ بات ٹھیک ہے کہ بڑے کیا کہتے ہیں تو بس جب وہ Withdraw کرتے ہیں تو ٹھیک ہے سر، میں Withdraw کر لونگا۔

Mr. Speaker: Since the amendments are withdrawn, therefore the original Clause 20 stands part of the Bill.

جی د Consultation چه دا ټول ئے په خپلو کښې کښېنولے نو دا بنه نه وه کنه، چه دا ټول ئے په یو ځائے کښېنولے وے او Consultation په یو ځائے، دا Process بنه دے۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! دا یو به ختم کړو-----

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: نو بیا چائے ښښکئ؟ دس منٹ کیلئے ٹی بریک ہے۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی چائے کیلئے دس منٹ تک کیلئے ملتوی کر دی گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: دا کلاز 21 کنه، 24 to Clauses 21 کنه؟

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: هم دا دے کنه۔ Since no amendments has been moved by any honourable Members in Clauses 21 to 22 of the Bill, therefore the question before the House is that Clauses 21 to 24 may stand part of the Bill? Now those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 21 to 24 stand part of the Bill. یہ اگر مجھے پتہ ہوتا تو میں آپ کو پہلے چائے پلا لیتا۔ Amendments in Clauses 25 of the Bill, first amendment-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! اس طرح ہے کہ تمام ارکان اگر ہال میں موجود ہیں یا باہر ہیں تو ان کیلئے اگر تھوڑا سا انتظار کر لیا جائے تاکہ کورم پورا ہو جائے، کورم پورا نہیں ہے جناب سپیکر صاحب۔

Mr. Speaker: Countdown please.

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: دو منٹ کیلئے گھنٹی بجائی جائے۔

(اس مرحلہ پر گھنٹی بجائی گئی)

جناب سپیکر: چوبیس، اچھا اور بھی کہونگا-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: نہیں، قاضی صاحب آ گئے-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: نہیں، قاضی صاحب بھی آ گئے۔ (قہقہے)

ایک معزز رکن: سر، تھوڑا سا صبر کریں کورم پورا ہو جائے تو بھی کوئی کارروائی----

Mr. Speaker: Count down, please. Twenty-eight-----

(Interruption)

Mr. Speaker: Not yet-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: جب تک کورم پورا نہ ہو، پوائنٹ آؤٹ بھی ہو جائے تو کوئی کارروائی نہیں ہو سکتی-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: گپ شپ لگائیں نا، آج تو ویسے بھی رات ادھر ہیں، سحری بھی آج کرنی پڑے گی، کل آپ کو روزہ رکھوانا ہے۔

(قہقہے / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: کل روزہ رکھوانا ہے۔ تاسو دا خپل امینډمنټس Withdraw کړئ نو بس اوس په دے ساعت به هر څه ختم شي۔

(قہقہے / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: نه، هغه به بیا Repeat کوؤ کنه، چه کوم تیر شو، بس تیر شو۔

First Amendment in Clause 25. Mr. Israr Ullah Khan ji.

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب! زهٔ ستاسو په وساطت اسرار الله ګنداپور صاحب ته، د پیپلز پارټئ پارلیمانی لیډر عبدالاکبر خان ته او مفتی کفایت الله صاحب ته هم ریکوسټ کوم چه نهه بجے شوے او که دوئ مهربانی اوکړی او دا خپل امینډمنټس واپس واخلی چه مونږه دا بل پاس کړو، ولے چه دا نور ډیر زیات Legislation پروت دے او په دے یو بل باندے مونږه نن تقریباً څلور ګهنټے تیرے کړلے، نو زما به درے واړو ته دا خواست وی چه دا خپل امینډمنټس د واپس واخلی، نو مونږ به د دوئ ډیر زیات شکر ګزار یو۔

جناب سپیکر: نه، دا د دوئ خوښه ده نو-----

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی۔

مفتی کفایت اللہ: د بشیر خان ډیره مننه جی، زما چه کوم په دے بل کښے باقی ترامیم دی، زهٔ هغه واپس اخلم۔

(تالیاں)

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی اسراراللہ خان۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکریہ، جناب۔ سر، میری صرف ایک ہی گزارش ہے کہ Accountability کے متعلق ہماری ایک کلاز 31 پر اگر گورنمنٹ Agree کرے کیونکہ اگر ایک ایسے نئے ادارے کی ہم بنیاد رکھ رہے ہیں کہ جس کی کوئی Accountability نہ ہو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی ڈسٹرب ہو جائیں گے۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: سر، وہ اگر Agree کریں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو میں Clause by Clause جاؤنگا۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: نہیں سر، وہ آپ لے آئیں پھر میں سارے Withdraw کرتا ہوں اور ویسے بھی چونکہ میرے سینیئر ہیں تو ہم ویسے بھی Withdraw کر لیں گے لیکن میری یہ گزارش ہے کہ اس کی Accountability کیلئے کچھ طریقہ ہونا چاہیئے۔

جناب سپیکر: جی جناب عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہ امنڈمنٹس لانے کا ہمارا مقصد کبھی بھی گورنمنٹ کو وہ نہیں کرنا ہے لیکن ہم چاہتے ہیں کہ اب ادارہ اور اس کی Accountability کا کوئی، Procedure کا وہ نہیں ہے تو آپ گورنر کے پاس، کوئی Affected ہے یا کسی کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے تو اگر ہائیکورٹ میں بھی اپیل نہیں کر سکتا، وہ کسی کورٹ میں بھی نہیں جا سکتا ہے، وہ چیف منسٹر کو بھی اپیل نہیں کر سکتا، وہ صرف گورنر کو Representation کر سکتا ہے۔ گورنر کے ساتھ پھر ملنا، ایک عام آدمی کیلئے گورنر کے ساتھ، کیونکہ گورنر کے تو فنکشنز میں وہ نہیں ہے لیکن پھر تو وہ Definitely جائے گا، اپنی بات کریگا کہ میں بے گناہ ہوں۔ اگر حکومت سمجھتی ہے کہ ہم نے جو طریقہ ڈالا ہے، یہ صحیح ہے، ہم نے تو اپنا پوائنٹ یہاں پر آپ کے اور اس اسمبلی کے سامنے Raise کر دیا کہ جی اس کے After effects ہونگے، اب اگر حکومت نہیں چاہتی تو پھر بھی ہم اپنی ترامیم واپس لیتے ہیں جی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! یہ جس امنڈمنٹ کی بات کر رہے ہیں تو اسی پر آپ بات کریں۔

وزیر قانون: اس امنڈمنٹ کے حوالے سے یہ ہے کہ اسرار اللہ گنڈاپور صاحب کی یہ رائے تھی کہ اگر یہ Representation چیف منسٹر صاحب کو دی جائے یا عبد الاکبر خان صاحب جو کہہ رہے ہیں کہ ہائیکورٹ میں اپیل ہو، تو ایک تو یہ ہے کہ جتنے بھی دوسرے صوبوں میں یہ لاء بنا ہوا ہے تو اس میں بھی ہائیکورٹ میں اپیل نہیں ہے بلکہ گورنر کو Representation ہوتی ہے کیونکہ یہ صرف Administrative point of view سے ہے اور Malpractice کیلئے ہے، ایسی General کسی کے Rights کی یہاں پر Infringement نہیں ہوئی، کسی کا Right نہیں لیا جارہا ہے کسی سے بلکہ ایک Administrative form of justice کی Delivery کی بات ہو رہی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر اب یہاں پر Representation چیف منسٹر کے پاس ہو جائے تو پھر تو تمام ایم پی ایز کے اپنے اپنے حلقوں کے لوگ چیف منسٹر صاحب کے پاس جائیں گے کہ جی Verdicts overturn کر دیں تو پھر تو اس لاء کو پاس کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے کیونکہ یہ تو سیاسی ہو جائیگا، پولیٹیکل ایک چیز ہو جائیگی، تو یہ جو Clauses ہیں، یہ سارے آپ دیکھ لیں، میرے پاس تمام صوبوں کے یہ پڑے ہوئے ہیں اور یہ بالکل اسی کے عین مطابق ہے With certain improvements اور انشاء اللہ ایسی کوئی بات نہیں ہے، ان کو کوئی اس کے اوپر Reservations نہیں ہونے چاہیئں اور گزارش ہے کہ یہ Withdraw کر دیں۔ تھینک یو۔

سینئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب! زهٔ یو گزارش کوم جی۔ مفتی صاحب سره مونږ تې بریک کښې خبره اوکړه او مونږ ورته ریکویسټ کړے وو چه ستاسو پوائنټ آف ویو بالکل ټهیک دے خو مونږ ته پرابلم دا دے چه مونږ دا اداره Politicize کول نه غواړو او دا غواړو چه دا اداره Independent وی۔ د دوئ دا خبره ده، هائیکورټ ته خو هر یو کس Writ باندے هم تلے شی، گورنر ته هم اپیل کولے شی، عام سړے خو کوی، دا خو د آفیسرز د پاره دی، نو بیا زهٔ ریکویسټ کوم گنډاپور صاحب ته چه دا د واپس واخلی، نو دا به مونږ پاس کړو۔ دا به د دوئ مهربانی وی۔

جناب عبدالاکبر خان: او ما ته نه وایے ؟

سینئر وزیر (بلدیات): او تا ته هم، مخکښے ما هم اووئیل چه تا مهربانی اوکړله او د مفتی صاحب هم شکر گزاریم چه مهربانی ئے اوکړله۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: ټول Withdraw شو کنه؟ Since all the honourable Members have withdrawn their amendments, therefore the question is that all the Clauses of the Bill may stand part of the Bill with schedule?

(تالیاں)

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر! یو منټ جی-----

جناب سپیکر: نه، اودریږه، ووټ اخلو، یو منټ لږ، Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. All the Clauses stand part of the Bill with schedule.

(تالیاں)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: یو منټ جی۔ بی بی، اودریږه کنه۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: بی بی، بس دا لږ دغه پاتے دی، دیکښے خبره کوئ؟

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: اودریږئ کنه جی چه دا دومره مهربانی مو اوکړه، یو منټ، اودریږه Passage نه دے تیر۔ Passage Stage لا نه خو تیر شو کنه، 'Passage Stage':…

وزیر قانون: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: یو منټ کنه، اودریږه Passage خو اوشی کنه، لږ، تهٔ د هغوی نه هم مخکښے روان یے۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا صوبائی محتسب مجریہ 2010ء کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Now honourable Minister for Law Khyber Pakhtunkhwa, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Provincial Ombudsman Bill, 2010 may be passed.

Minister for Law: I request this august House that the Khyber Pakhtunkhwa Provincial Ombudsman Bill, 2010 may be passed. Thank you.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa Provincial Ombudsman Bill, 2010 may be passed? Now, those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: جی بسم اللہ۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: اودریږه، دوئ ستاسو شکریه ادا کوی۔ جی لاء منسټر صاحب۔

وزیر قانون: زهٔ جی د ټول ایوان ډیر زیات شکر گزار یمه، خصوصاً د مفتی صاحب، د گنډا پور صاحب او د عبد الاکبر خان صاحب چه دوئ امینډمنټس هم راوړل، بنه امینډمنټس وو او څه ئے بیا واپس واغستل، نو زهٔ ډیر زیات شکر گزار یم د ټول ایوان او خصوصی د دوئ۔ مهربانی جی۔

جناب سپیکر: ایجنډا باندے خو لا بلا څیز دے، دا څه اوکړو جی؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: دا قرارداد واخلئ جی۔

جناب سپیکر: نه، دا به واخلو خیر دے جی، تاسو چھټی کوئ څه؟ تاسو د دغه نه مخکبنے چھټی کوئ که څنګه چل دے؟ تاسو نه تپوس کوم چه دا ایجنډا نوره کوؤ؟ وایمه دا ایجنډا نوره پریږدو؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سبا له ئے کړئ کنه جی۔

جناب سپیکر: سبا خو نه کوؤ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: دوه ورځے پس ئے اوکړئ۔

جناب سپیکر: ټھیک شوه جی۔ جناب مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر! ما له لږ ټائم را کړئ جی، یوه ضروری خبره کوم۔

جناب سپیکر: اود ریږئ جی، اوس مے فلور هغه ته ورکړو جی۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

مفتی کفایت اللہ: قاعدہ 240 کے تحت رول 124 کو معطل کیا جائے اور قرارداد پاس کرنے کی اجازت دی جائے، جناب سپیکر۔

آوازیں: پیش کرنے کی۔

مفتی کفایت اللہ: پیش کرنے کی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240, to allow the honourable Members, Ministers to move their resolution? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Please move the resolution one by one.

مفتی کفایت اللہ: دا ون بائی ون، څنګه چه ترتیب دے، هغه شان تے اووایم جی؟

جناب سپیکر: هغسے به ټهیک وی جی۔

مفتی کفایت اللہ: یا نومونه واخلم د هغوی۔

جناب سپیکر: جناب بشیر احمد بلور صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: بشیر صاحب، مخکښے دے۔

نیٹو افواج کی پاکستانی حدود میں بمباری کے خلاف قرارداد مذمت

جناب بشیر احمد بلور {سینئیر وزیر (بلدیات)}: ډیره مهربانی، سپیکر صاحب۔ "یہ اسمبلی نیٹو افواج کی پاکستانی حدود میں حملہ کرنے اور ڈرون حملوں کی پرزور مذمت کرتی ہے، نیز یہ اسمبلی ان حملوں کو پاکستان کی سلامتی پر حملہ تصور کرتی ہے، اسلئے خیبر پختونخوا کی یہ اسمبلی وفاقی حکومت سے یہ مطالبہ کرتی ہے کہ وہ آئندہ کیلئے ایسے حملوں کو روکنے کیلئے ٹھوس اقدامات کرے اور پرزور انداز میں امریکہ اور اتحادی ممالک سے احتجاج کیا جائے"۔ میں شکر گزار ہوں، اگر یہ منظور کرلی جائے۔

جناب سپیکر: آنریبل رحیم داد خان صاحب، سینیئر منسٹر۔

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی و ترقیات)}: "یہ اسمبلی نیٹو افواج کی پاکستانی حدود میں حملہ کرنے اور ڈرون حملوں کی پرزور مذمت کرتی ہے، نیز یہ اسمبلی ان حملوں کو پاکستان کی سلامتی پر حملہ تصور کرتی ہے، اسلئے خیبر پختونخوا کی یہ اسمبلی وفاقی حکومت سے یہ مطالبہ کرتی ہے کہ وہ آئندہ کیلئے ایسے حملوں کو روکنے کیلئے ٹھوس اقدامات کرے اور پرزور انداز میں امریکہ اور اتحادی ممالک سے احتجاج کیا جائے"۔

جناب سپیکر: آنریبل جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: شکریہ، جناب سپیکر۔ "یہ اسمبلی نیٹو افواج کی پاکستانی حدود میں حملہ کرنے اور ڈرون حملوں کی پرزور مذمت کرتی ہے، نیز یہ اسمبلی ان حملوں کو پاکستان کی سلامتی پر حملہ تصور کرتی ہے، اسلئے خیبر پختونخوا کی یہ اسمبلی وفاقی حکومت سے یہ مطالبہ کرتی ہے کہ وہ آئندہ کیلئے ایسے حملوں کو روکنے کیلئے ٹھوس اقدامات کرے اور پرزور انداز میں امریکہ اور اتحادی ممالک سے احتجاج کیا جائے"۔

جناب سپیکر: آنریبل سکندر خان شیرپاؤ صاحب۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: ډیره مهربانی، جناب سپیکر۔ "یہ اسمبلی نیٹو افواج کی پاکستانی حدود میں حملہ کرنے اور ڈرون حملوں کی پرزور مذمت کرتی ہے، نیز یہ اسمبلی ان حملوں کو پاکستان کی سلامتی پر حملہ تصور کرتی ہے، اسلئے خیبر پختونخوا کی یہ اسمبلی وفاقی حکومت سے یہ مطالبہ کرتی ہے کہ وہ آئندہ کیلئے ایسے حملوں کو روکنے کیلئے ٹھوس اقدامات کرے اور پرزور انداز میں امریکہ اور اتحادی ممالک سے احتجاج کیا جائے"۔

جناب سپیکر: جناب آنریبل مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ، جناب سپیکر۔ "یہ اسمبلی نیٹو افواج کی پاکستانی حدود میں حملہ کرنے اور ڈرون حملوں کی پرزور مذمت کرتی ہے، نیز یہ اسمبلی ان حملوں کو پاکستان کی سلامتی پر حملہ تصور کرتی ہے، اسلئے خیبر پختونخوا کی یہ اسمبلی وفاقی حکومت سے یہ مطالبہ کرتی ہے کہ وہ آئندہ کیلئے ایسے حملوں کو روکنے کیلئے ٹھوس اقدامات کرے اور پرزور انداز میں امریکہ اور اتحادی ممالک سے احتجاج کیا جائے"۔

جناب سپیکر: محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔"یہ اسمبلی نیٹو افواج کی پاکستانی حدود میں حملہ کرنے اور ڈرون حملوں کی پر زور مذمت کرتی ہے، نیز یہ اسمبلی ان حملوں کو پاکستان کی سلامتی پر حملہ تصور کرتی ہے، اسلئے خیبر پختونخوا کی یہ اسمبلی وفاقی حکومت سے یہ مطالبہ کرتی ہے کہ وہ آئندہ کیلئے ایسے حملوں کو روکنے کیلئے ٹھوس اقدامات کرے اور پر زور انداز میں امریکہ اور اتحادی ممالک سے احتجاج کرے"۔

جناب سپیکر: عبدالستار خان صاحب۔

جناب عبدالستار خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ "یہ اسمبلی نیٹو افواج کی پاکستانی حدود میں حملہ کرنے اور ڈرون حملوں کی پر زور مذمت کرتی ہے، نیز یہ اسمبلی ان حملوں کو پاکستان کی سلامتی پر حملہ تصور کرتی ہے، اسلئے خیبر پختونخوا کی یہ اسمبلی وفاقی حکومت سے یہ مطالبہ کرتی ہے کہ وہ آئندہ کیلئے ایسے حملوں کو روکنے کیلئے ٹھوس اقدامات کرے اور پر زور انداز میں امریکہ اور اتحادی ممالک سے احتجاج کرے"۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Members, Ministers may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously.

(تالیاں)

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر! مونږه د حکومت شکریه ادا کول غواړو۔

جناب سپیکر: یو منټ جی، تاسو به ډیرے شکریه ګانے ادا کړئ، لږ کښینئ جی، بس دا ډیرے دی-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: او دریږئ جی، یو منټ۔ The report of the committee-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: یو منټ کنه جی، بیا خو راشئ دلته کښینئ نو۔ (قہقہے)

کمیٹی بابت بی ایچ یو چمکنی اور پھندو کی معائنہ رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: 'Report of the Committee for inspection of BHU Chamkani and Phandu'، دا پرون، ستاسو که یاد یږی یوه کمیټی مونږه جوړه

کړه، د هغے رپورټ راغے ، دا تاسو ته وایو۔ ستاسو د هاؤس رپورټ دے بلکه عبدالاکبرخان که تاسوئے اووایئ نو لا به ښه وی۔

<u>جناب عبدالاکبرخان</u>: دا تاسو پرون دے هاؤس کښے ، ثاقب خان هغه۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: بس تاسو هم خپل دا سے اووایئ چه دغه۔۔۔۔

<u>Mr. Abdul Akbar Khan</u>: 'In pursuance of Notification No. PA/KP/ Legis-I/2010/36114-22, dated 27/09/2010, a Committee comprising the following Members along with officers of Health Department and Provincial Assembly Secretariat inspected the BHU Chamkani and Phandu with regard to alleged dumping of medicines, vehicles, motorcycles, cycles and refrigerators etc, as agitated in 'Call Attention Notice No. 386', moved by Mr. Saqibullah Khan Chamkani, MPA:-

1. Syed Zahir Ali Shah, Minister for Health — Member
2. Mr. Saqibullah Khan Chamkani, MPA. — Member'

(Laughters)

3. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA — Member
4. Mufti Kifayatullah, MPA. — Member
5. Secretary to Government of Khyber Pakhtunkhawa Health Department.
6. Director General Health Services, Khyber Pakhtunkhawa.
7. Mr. Ghulam Sarwar, Additional Secretary, Provincial Assembly of Kyber Pakhtunkhwa.
8. Mr. Mirza Khan, Deputy Secretary, Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhawa.

2. On the spot inspection, it was found that huge quantity of various medicines including packed injections, cotton rolls, bandages and medicines carrier bags were dumped in five rooms in BHU Chamkani.

3. The committee was informed that total four numbers of Suzuki carry vans were there and two out of them were recently handed over for the use of Health Department and remaining two were found over there without any use.

4. While inspecting the BHU Phandu, the following vehicles/ items were found over there without any use:-

i. Motor Cycles, 300 Nos.

ii. Cycles, 60 Nos'…

Voices: Wow, Wow.

Mr. Abdul Akbar Khan: 'iii. Double seator Datson pickup, 1 No.

iv. Jeeps, 2 Nos.

v. Land Cruiser, 3 Nos.

vi. Pajero, 1 No.

vii. Mazda, 1 No.

viii. Truck, 1 No.

ix. Refrigerators, 67 Nos.

x. Heavy Generators, 2 Nos.

xi. Electric Water Coolers, 15 No.

5. It was observed by the committee, that the honourable Member proved his allegations made by him during the session through Call Attention No. 386 in the Assembly on 27th September, 2010. The committee appreciating the role of the mover in highlighting the blunder of the Department's officers condemned the act of dumping of the items and recommended strict action against the defaulters.

6. Syed Zahir Ali Shah, Minister for Health assured that the Department will take strict action against the culprits who dumped the huge amount of medicines and vehicles and wasted the Government money.

7. The committee was further informed that the vehicles and items pertain to UNICEF and they were approached several times but no response was received from them and the Department was not in a position to use the items/vehicles.

8. The Committee was also informed that the sub standard medicines were provided by the company which was rejected by the Health Department and due to the reason, the company was asked to take back the sub standard medicines but the company was reluctant to take back the medicines. For the disposal they required huge amount, therefore, the company could not replied and the medicines were dumped over there. It was informed that the same was happened because of insolvent of the company.

9. The minister for Health directed the Department to conduct inquiry in collaboration with Mr. Abdul Akbar Khan, MPA and Mr. Saqibullah Khan Chamkani, MPA within two weeks and fix responsibility.

10. The Committee recommended that financial audit should be conducted and proposed the disposal of vehicles/items at an early date'. Thank you.

Mr. Speaker: Thank you very much. I appreciate the function, steps taken by the Committee.

ابھی آپ کو دو ہفتے ٹائم۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور {سینئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر! زۀ ریکویسټ کوم که۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا دے خبرہ کښے دے که بل کښے دے ؟

سینئر وزیر (بلدیات): دا دیکښے نه، دا خو۔۔۔۔

جناب سپیکر: او دریږئ جی چه دا خبرہ خو ختمه شی کنه۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: اودریږہ جی۔ دا عبدالاکبر خان! تاسو ته دوہ هفتے ټائم، چونکه تاسو دغه کړے دے، خیر دے مونږہ د هاؤس د طرف نه، کوشش اوکړئ چه دا دوہ درے ورځو کښے راشی۔ Responsibility خو، تاسو دومرہ غټ Effort مو اوکړو۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: هغه خو ټهیک شوہ خو دیکښے یونیسف والا هم Involve دی او د نیشنل هلیتھ والا پروګرام، که فیډرل ګورنمنټ دے نو هغه پکښے، نو میجر هم هغه پکښے Involve دے، نو مونږہ چه د هغوی کسان راغواړو د اسلام آباد نه، د هغوی نه تپوس کوؤ او دلته کښے یونیسف والا راغواړو نو خا مخا ټائم به پکښے لګی، په دے وجه باندے خیر دے مونږ به کوشش اوکړو چه د دوؤ هفتو نه مخکښے مخکښے ئے ختم کړو۔

جناب سپیکر: نه، د دے میډیسن دا دومرہ Huge quantity۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: دا د نیشنل هلیتھ پروګرام والا دی جی۔ دا جی عجیبه قصه ده خو دیکښے اوس څه به دغه کوؤ خو دا Actually داسے کار دے چه که دغه راغلی دی، څه میډیسنز راغلی دی په Expiry date باندے او دوئ وصول کړی دی نو مونږ ورته وایو چه بهئ په هغے باندے 'Expired' وو، تاسو اغستل ولے، تاسو وصول کول ولے ؟ بل داسے پکښے راغلی دی چه یا دوہ میاشتے پاتے دی

Expiry ته، دوئ بیا Dispose of کولے نه شو نو هغه هم Dumped دی۔ داسے پکښے وو چه لکه اوس انجکشنز هغے کښے ، دا هلته کښے اوونیلے شو چه دا Best syringes دی، دا د Spain best syringes دی په دے ورلډ کښے ، هغه syringes راغلی وو او هغه syringes utilize نه شو او هغه خراب شو، Expire شو چه کوم Date په هغے باندے وو۔ دا جی Probe کول غواړی نو زمونږه ریکویسټ دے ، دا دوه هفتے مونږ د دے د پاره کړے دی چه یره داسے نه چه مونږ په تادئ کښے داسے یو Decision ته اورسوؤ چه هغه غلط Decision وی نو مهربانی اوکړئ که تاسو دا ټائم چه څنګه مونږه دغه کړے دے ، دا-----

جناب سپیکر: بس کوشش اوکړئ کنه جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی ثاقب الله خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب! زۀ ستاسو، د مفتی صاحب، د عبدالاکبر خان صاحب او د ظاهرشاه صاحب ډیره شکریه ادا کوم چه دوئ راغلل او On the spot ئے Checking اوکړو، Inspection ئے اوکړو۔ دیکښے سر، صرف دوه درے ډیرے اهم خبرے دی جی، لکه چه مشر هم خبره اوکړه نو په دغه کښے دا د ټولو نه لوئے Blunder دے ، وړوکے نه دے او دا چونکه شا ته Residences کښے وو نو چه مونږه Residences طرف ته لاړو نو دا هر یو شے دغه شو۔ اوس دا ذمه واری یو کس هم نه اخلی نو کله ئے په یو غورځوی او کله ئے په بل غورځوی، د یونیسف خبرے کوی۔ سر، دا څومره چه UN Bodies دی او چه کله دوئ دا دغه ورکوی، Grant کښے ورکړی او چه Grant کښے ورکړی نو دا د ګورنمنټ پراپرټی شی۔ کوم پروګرام دے ، دا به Probe اوشی خو دا پراپرټی چه ده نو دا اوس د یو نه بل ته غورځوی خو سر، یوه خبره بے حد ضروری ده جی۔ په دے Residences کښے چه کوم Medicines پراته دی جی، Packed دی، دا خبره چه په بورو باندے Cotton rolls پراته دی او هغه هم وائی چه Expired دی، مالوچ څنګه Expire کیږی او مالوچ څنګه سب سټینډرډ کیږی، د دے نه خو زۀ تر اوسه پورے خبر نه یمه او چه څنګه مشر

اووئیل چه ,The best د best کمپیانو نه اغستے شوے دی نو سر، دیکښے به مونږ انکوائری کوؤ۔ هلیتهـ منسټر صاحب مونږ ته وئیلی دی د تلو نه مخکښے چه نوټیفیکیشن به سبا اوشی۔ په هغے کښے مشر هم دے، زما نوم ئے هم اغستے دے، څه به د هیلتهـ سائډ نه دوه درے کسان شی خو سر، یو ډیر Important element چه دے نو هغه دے خلقو ته د نقصان دے۔ دا دوایانے هلته پرتے دی، تاسو او مونږه ټول د کلی خلق یو، هغوی خو په Expiry date باندے نه پوهیږی، نوے بوتلے دی، نوی دغه دی، بنه ډبو کښے Packed دی، که دا بازار ته راغلل نو پرابلم به وی۔ بالکل دا زهٔ منم چه د دوئ به د Dumping یو پروسیجر وی خو زما ریکویسټ دا دے چه دا د Immediately سبا پورے اوچت کړی جی او دا د خپل یو ځائے ته، ګودام ته اوسی چه هغه Sealed ګودام وی۔ پبلک پراپرټی باندے دا پراته دی چه په هغے کښے ماشومان هم روان دی، بی ایچ یو ته خو زیات زنانه راځی، هلته دا دوایانے اوګوری چه دلته مونږ له راکوی نه او یو هم ترے راواخلی په Expiry date باندے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> پوهه شومه جی۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> نو زما ریکویسټ دا دے چه سبا پورے د دا خامخا۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ډیپارټمنټ ته دا هدایت کیږی۔۔۔۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> دا ډیر زیات دغه شی۔ مهربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> محکمے ته هدایت اوکړو چه Seal ئے کړی که څه اوکړی؟

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> سر، ګودام ته د یوسی او Seal د ئے کړی جی ځکه چه فنانشل آډټ به کیږی چه دا بیا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> د هغے د Quantity به بیا څه پته لګی؟

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> سر، چه دوئ ئے اوچت کړی نو فنانشل دغه به اوکړو کنه۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> سر! زما دا درخواست دے چه دیکښے دا ټائم ډیر شارټ دے نو مونږه به کیدے شی سبا یا بله ورځ دا میټنګ اوکړو۔ Actually اوس فرض

کړه که دا بیلګه د دے ځائے نه ټوله اووته نو بیا به مونږه څنګه Prove کوؤ؟ بیا به سبا هغوی وائی چه دا هډو وو نه۔ یو ځائے کښے به ئے مونږه هلته کښے چرته، ورته به اووایو چه Dump ئے کړئ، مطلب دا دے چه که دا بیلګه د دے ځائے نه اووته نو بیا به سبا ثبوت مونږ سره څه وی او بیا به مونږه څه وایو؟

جناب سپیکر: نه، بس Immediate action پکښے دا دے چه کوم Medicines stock دی، سټور دے، دا د Seal کړی ستاسو د ورتګه پورے۔ ډیپارټمنټ به دا Seal کوی، دا وهیکلز او چه دا یو څیز د دے ځائے نه Move نه شی بلکه څه پولیس Custody کښے ئے اوساتئ کنه، دا Police custody کښے جی۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: آنریبل سینیئر منسٹر صاحب، بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! ستاسو ډیر شکر ګزار یمه۔ سپیکر صاحب، تاسو ډیره مهربانی کړے ده، دا Timing هم مونږه چینج کړی دی۔ مخکښے د یولسو نه به وو، بیا به ساړهے آټھ، رولز کښے دا دی چه دے یخنئ کښے به مونږه تقریباً دس بجے شروع کولو، دیکښے مونږ کله دوه بجے شروع کړے دے، کله څلور بجے او نن شپږ بجے خو سپیکر صاحب، دیکښے دا تکلیف دے چه زهٔ هم نن لږ لیټ راغلم نو ما اولیدل چه تقریباً پینځه سوه ګاډی دغسے ولاړ وو او چه مونږه دا وایو چه خدائے مه کړه چرته بلاسټ او نه شی او که هغه پینځه سوه ګاډو کښے بلاسټ اوشی نو ټول عوام به پکښے تباه و برباد شی، نو دیکښے زما خپل ریکویسټ دا دے تاسو ته، زهٔ دا وایمه چه دومره تکلیف خلقو ته دے چه زما خیال دے، ما ته خو اوس سردار خان اووئیل، خبره ئے اوکړه چه وائی د ګورا قبرستان نه داسے ګاډی ولاړ دی، دیخوا چه زهٔ راغلم نو زما خیال دے ګورنر هاؤس پورے ټول ګاډی دغسے ولاړ وو خو دیخوا دا ګاډی تقریباً هلته کننګهم پارک پورے، جناح پارک پورے ولاړ دی، نو سپیکر صاحب، د دے اسمبلئ دا ټول ملګری چه کوم دی، د دوئ دا رائے ده او زهٔ هدایت کوم پولیس ته چه دا ټولے لارے د کهلاؤ کړی او خلق د بالکل ځی راځی۔ (تالیاں)

او هیڅ پرواه نشته چه مونږ پکښے مړه هم شو نو خیر دے۔ (تالیاں) او دا

د حکومت د طرفه هدایت دے دے پولیس ته چه دوئ د ټولے لارے کهلاؤ کړی او پخپله د خلق په آرام سره ځی راځی، هیڅ پرواه نشته۔ زمونږ د خلقو دے، خدائے مه کړه سبا دا پینځه سوه ګاډی وی او دلته چه بلاسټ اوشی، زما دوه زره کسان چه پکښے شهیدان کیږی نو مونږ له یو سل څلورویشت کسانو هیڅ پرواه نشته چه پکښے لاړ شی۔ (تالیاں) د سبا نه به یو روډ هم نه بندیږی او تاسو هغه خپل ټائمنګ چه دے، هغه صحیح پخپل پراپر ټائم باندے اوکړئ چه روډونه کهلاؤ وی او مونږ په خپل ټائم باندے راشو او په ټائم باندے لاړ شو۔

ایک آواز: ډیر ښه۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سپیکرصاحب! د دے خبرے سره زهٔ هم اتفاق کوم او دا ما هم، لکه دا ټول خلق چه دی۔۔۔۔

(قطع کلامی)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب، تمام ملک اور عوام پہ یہ ایک امتحان ہی ہے، اسلئے تمام راستے کھول دیئے جائیں، ہمیں کسی قسم کی سیکیورٹی کی پرواہ نہیں ہے۔ جب موت آئے گی تو جہاں پہ لکھی ہوئی ہوگی تو وہیں پر آئے گی تاکہ لوگوں کو کوئی پرابلم نہ ہو تو سارے راستے کھول دیئے جائیں، یہ تمام ہاؤس اس پر متفق ہے جی۔

جناب سپیکر: آپ کی، گورنمنٹ کی جس طرح، یہ کام ان کا ہے، ہماری طرف سے تو کوئی Restriction نہیں ہے اور نہ ہی اسمبلی کے سپیکر کا یہ کام ہوتا ہے۔ یہ ایڈمنسٹریشن کا کام ہے، ان کی ذمہ واری ہے اور جو بھی آپ کو مناسب لگتا ہے تو آپ کریں۔ اجلاس کو بروز جمعہ مورخہ یکم اکتوبر 2010 دس بجے صبح تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ مورخہ یکم اکتوبر 2010ء صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)